وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام میمنت فرجام بفضل رب قدیر المسمی بہ

تحفۂ حسینیہ

بہ اہتمام اول الکونین احقر العباد حسین عفی اللہ عنہ

مطبع یوسفی دہلی رونق افزائے طباعت گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۵

یعنی خدا چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصہ اور سختی
کو اے اہلبیت اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ
اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی
اور وہ پانچ تن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت
خلاف اسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تہا ابن عباسؓ
کا اللہ محفوظ رکھے ہر مسلمانکو وہ خارجی ہوگیا تہا سو اُسنی ابن جریر اور ابن ابی حاتم
سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب
کی بیبیونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت
جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نرہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب
اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت سنی ہوئی ہے
کہ یہ خارجی ہوگیا تہا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباسؓ کا انکی صاحبزادہ نے اسی لئے اسپر بیڈا لا تہا اور حدیثین جو خاص اہانت مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگونسے جو آل عباسے مخالفت بہی کرتے ہی ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیتؑ
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عائشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہی ہوئی تہی
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اُس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ یا لونکی تہی جو جناب مولائے مومنین علیؑ ابن ابیطالب اور سیدہ
نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ اور دونو شاہزادون یعنی حسنینؑ کو اُس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسبات
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع و اقسام سے آنحضرت
فرماتے رہی ہین اور یہ آیت پڑہتے رہی ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

تعین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگو نکو تکرار سے زیادہ تر ملحوظ اور
یاد گار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
اور بے اتباع حقوق اور اتباع انکو ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح طحاوی
اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ سے جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل بیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اے اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ۔ پہلے ۷ھ ہجری مین قریب
زمان سفارت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایک دفعہ روز مباہلہ
کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اس کا زمانہ سے ایک دفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تھے یہ ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر مین آنحضرت
آنحضرت اور علی و فاطمہ اور حسنین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علی و فاطمہ
و حسنین کو چادر سے ڈھانپ لیا اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی بارخدایا یہ ہین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور ظاہر کر تو انکو طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہے
اور بی بی نے کہا کذا فی صحیح ابی داؤد ہو کتاب السنن۔ اور بھی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مینے اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بھی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بھی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم

Presented by Ziaraat.Com

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت میں نہیں ہو کیونکہ
یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچوں نوری جسموں کو واسطے مخصوص ہے کذا فی اصول الستہ
و جامع البرکات اور اسی روایت میں ہے مسند احمد حنبل کے ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہیں
کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چاروں صاحبوں کو اوڑھا کے ہاتھ اوپر انکے رکھا اور لفظ ارشاد
کیے کہ اللہم ان ہولاء آل محمد فاجعل صلوتک و برکاتک علی محمد و آل محمد انک حمید مجید
یعنی یا خدایہ ہیں آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمد اور آل محمد
کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہے تفسیر مدارک میں ہے کہ پیغمبر خدا نے چادر میں لپیٹا علی و
فاطمہ و حسنین کو اور خود بھی اُس چادر کے اندر ہو لئے اور فرمایا کہ یہ ہیں اہلبیت میری
یا خدا تو طاہر رکھ انہیں پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالے کی طرف سے لیکر آئے اور
تیسرا اور تیرگا چادر میں داخل ہوئے اور صاحب مدارک بھی لکھتا ہے کہ عکرمہ کہتا ہے
کہ مراد ازواج ہیں بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر میں جو رہتی ہیں لیکن عذری
اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہیں کہ یہ آیت پنج تن علی
و فاطمہ و حسنین کی ہے اور اگر ازواج مراد ہوتی بہ سبب سکونت نبی کے گھر میں تو
البتہ خدا تعالے فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سے فرماتا ہے بعینہ ترجمہ تفسیر
مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا
کہ بموجب رائے خوارج کے روایت کرتا تھا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت میں
بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر اور مال دنیاوی کے ایسے تھے معاذ اللہ کہ خلافت
میں اہلبیت کے روایتیں بناتے تھے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب
معتبرہ سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابون
مین ہے کہ معاذاللہ معاذاللہ جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر برا
کہتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ تو بہ تو بہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ مین سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثین جسمین اہلبیت کی کچہہ
عظمت شان تو ہے نہیں نہ ظاہر ہے اور مثل اور سب لوگونکی شمار کیجاوین اکثر
اسکے وقت مین بنائی گئی ہین - اور خود ابن عباس سے عکرمہ کے اقاسے روایت
ہے کہ یہ آیت خاص نبی و علی و فاطمہ و حسنین کی شان مین نازل ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب ہدایہ باب مین بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
کہتے ہین حاصل یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
و اطفال حور و بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےٰ کے سب معانی
اس آیت سے قطع ہوگئی اور خاص حق مصطفےٰ و علی و فاطمہ و حسنین مین یہ آیت ہوگئی
اور آل حقیقۃً اور شرعیۃً اور عرف مین اسیکو کہتے ہین کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل بلتہ اور متابعت کو کہتے ہین یہ مجاز اگیا ہے
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ ہین اور یہ سبب ہے کہ آل عبا
انہین کو کہتے ہین بلکہ یہ فضیلت اولاد علی و فاطمہ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہین جیسا کہ مطولات مین ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
ورثہ اور کافی اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آل النبین
کہلاتے ہین انتہی ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ مین
بہت معتبر طریقون سے بتفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین
ہوتی ہے کبھی ماں باپ کے ہان اور نسبت اُسکی ماں باپ ہی سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
ہوجاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ اہلبیت ہین کہ صدقہ انپر
حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرت نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا کی
تاکہ لوگونکو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوات مین جو بموجب روایت ام المومنین
حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اُسدن بھی انہین
چارون صاحبونکو چادر اوڑہاکے یہ آیت پڑہی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص
سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھہ
لیکر فرمایا کہ اللّٰھم ہولاء اہل بیتی یعنی یا خدایہ ہین اہلبیت میری اور اور روایات
متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر
جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیتؑ ارشاد فرمایا ہے یا
بارشاد لفظ اہلبیتؑ کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا یا
اور ہاتھہ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین
بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد محمد خان تزل الابرار
مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
مخصوص ہے پانچ تنکو واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اہی عزیز طاہر

کہ جناب شاہ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیث ثقلین
مقبولہ فریقین سے واضح ہے کہ علیؑ اور حسنینؑ احد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سب کے طریقہ سے واضح ہے کہ وہ مخالفت
اکر نیوالا ثقلین کا ہے یعنی نافرمانی کرنیوالا خدا رسول کا بعضے علماء ظواہر جو آیتین
چون وچرا اور قضیہ دلالی اور لیت ولعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جھگڑے
نفسانی ہین بحث کا عذر وستمالی اور وقت عزیز کو اغوائے شیطانی ہے ضائع
کنوانے ہین دیکھنا قیامت کو کیسا پچھتانے ہین اہل حق کے نزدیک اسباب
استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات رکیکہ دور از کار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرتی ہے مخالف ہین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنی صاحب
کو اس آیت مین بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہے اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علمائے زمان بنی امیہ بحوالہ روایت خوارج عجب عجب فی الضمیر ظاہر کئی ہین
اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور بدلہ انکی سرپٹول کا محض نفسانیت
اور پرورش سخن ابا و اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گھر تہرا نیت دیکھنا سمجھنا ہے
جیسا کہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پھوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سرپٹول
کا یہ ہے کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہؑ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجھے جاوین اور بیان پیغمبر صاحبؐ کی انسے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہہ
دوستی آل اطہار رسول مین ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہین زبان دراز
مین قصور نہین ہے سو اتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول صلعم

Presented by Ziaraat.Com

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شایبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہین سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسولؐ مقبول اور انکی اہلبیتؑ کی ہونگی خواہ سنّی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ خلاص سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گی لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ کرین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جھگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیا معلوم
ہوین اول تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کے دیکھین کہ خدا استعانی فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت و لیطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح اللغۃ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادۃ خواستن
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سخت قولہ تعالے ویجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفراء انہ العقاب و الغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کے لیطہرکم تطہیر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے تطہیر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سوا اور
عیبون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرہ من النجاست
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغۃ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہاب رجس کو نظر بر معانی مرقومہ مصرحہ ارباب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تقدیس کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چون کہ بعد اذہاب رجس کے خدا نے تعالے
تطہیر کم فرماتا ہے تو گویا تاکید اتم کر فرماتا ہے اور پھر اسکے بعد تطہیر افرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور مؤید
تحتم ارادہ باری تعالے تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بے شک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہین گے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسر اور مؤید اسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاء اللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے منصف خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جسمونکی
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرماوین
تو اس مقام مین بجز مہر سکوت ہونٹونسے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اسمین عجب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہے وہ ان رعایتونکا اور لطافتونکا لحاظ رکھے تو کس کس طرحکی کیفیت اٹھا
سکتا ہے غور سے خیال کیا چاہیے اور گوش دلسے سنا چاہیے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن پر ظاہر ہے کہ یہ

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاستِ ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہ ہونے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور باتفاق اس سے مراد لیجاتا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفرا شکنی اہل ظواہر اور خط اوٹھانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکھنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی بھی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھئے
تو بھی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ ان پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدّ ابواب سے لیکن پانچون
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے وہ بھی حیض سے طاہر ہین یعنی یہ وہ سیدہ نسار
دوجہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغت اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تھین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکھا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکھتی تھین جو کہ انکو حق تعالے نے عطا کیا تھا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بے نقصان
ایام معمولی نسان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بھی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تھین یعنی یہ عطاے خدا تعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تھین
حیض سے جو بات کسی پیغمبر ؑ بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب کے بھی کسی بی بی تک یا کسی ادنی

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماے لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھین طرف خدا کے
اور مثل اور عورتون کے نہ تھین یعنی حیض ونفاس سے منقطع اور پاک تھین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہاے شان نزول بحسب لفظی ترجمہ اور لغت کے
یہی اور درحقیقت یہی انھین پانچ تنون کے لئے ہے اور سواے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت ومعرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سواسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دیا روہ علماے
ظواہر کے قابل کان دھرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیتؑ کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور وتامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمانا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیتؑ رسولؐ یا اہلبیتؑ
نبیؐ یا اہلبیتؑ محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تھا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبرؐ خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیتؑ فرمایا یعنی اے اہلبیتؑ اور تفاسیر
وتیقین سے کہ اوپر بھی دیکھہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہؑ دوجہان کے صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

اور یہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن بین تفصیل ہے اور عبد العزیز بن عمر نے بھی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
بنوت ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گھر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ نبوت کا نبی ہوگا اور آل اسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اسکے ہین حقیقۃً بھی اور حکماً بھی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
ان پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہو سکتا یعنی نبی تو خود مالک بنوت اور باقی
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ جسکے معنی صدیر
ظاہر ہے کہ اہل بیت نبوت کر کے چھ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کرتے
اور جب دعا جناب باریمین کی تو اللھم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا کرتے - اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بھی معنی متفرع اور جسمان مین بیت
نبوت سے کما لا یخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکھے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکھی ہے تو کیفیت اس امر کی
اٹھاوے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
رکھتی ہین حدیث سد الابواب ہے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین مین فقیر نے بھی اسکو شرح لکھا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود و موقوف کئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب حسنین کے لئے حکم تہا کہ جنب اور غیر
جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد مین ہی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور انکی صاحبزادون
کے لیے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تہا اور سوا انکے اور کسیکے لئے یہ حکم نہ تہا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
و سیر فریقین سے ازبس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف کتخدائی مثل
معصوم نا کتخدا صاحبزادیون کے رہتین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہر ہی
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا ہین یعنی اس ہر حالت مین بہی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر حالت مین گھر مین رہ سکتا ہی تو اطلاق حقیقۃ اہلبیت
کا سوا ان پانچ تنون کے کسی کے لئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لئے یہ فرما دین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مؤدات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور یہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہان سے واضح ہے کہ فرمایا ہمارے
پیغمبر صاحب نے انا و علی من نور واحد و الحسن و الحسین نوران من نور رب العالمین
و الفاطمۃ بضعۃ منی یعنی مین اور علی ایک نور سے ہین اور حسن و حسین دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

اِن نوری جسمونمین دیکھو۔ اے عزیز نفس الامرمین جو انسان غور کرے تو کوئی
بشر انکے رتبہ کو نہین پاسکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف
اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اور بشرون کے ہوتے تو کیا
معنی کہ اُنکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بہی اور غیر اِس کے
بہی یکسان ہوا اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تولد تناسل
سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز محض
نور کبریا اور ظہور قدرت آلہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم
کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکہنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہے سوا
اِن کے کسکے اوپر صادق آتا ہے کون بشر ہے سوا اِن کے جسنے ابتدائے تولد سے
تا کوچ کرنیکے اِس جہان سے کوئی حرکت خلاف حکم آلہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی
آیت کبہی عتاب آلہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتدائے تولد سے تا خاتمہ کلمہ غیر دین
مصطفوی سے لب ظاہری بہی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حوران بہشتی
ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکے اور کسکے لئے یہ طہارت ہے کہ فریقین کے
ہانسی یہ سب ہویدا ہے تو اِنسے یا اِن جیسا ظاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
کتب احادیث کی۔ اور بیت سے مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے تو بہی
نہایت لطافتین اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بہی چسپان ہے
مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکہتی ہین بہ شروع آیات سورہ توبہ سے

جنسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین نہ جاوے بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت
دخول خانہ کعبہ کے نہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ اور مودۃ قربےٰ یعنی ان اہلبیتؑ کی اور ادا سے صوم وصلوٰۃ حج و
زکوٰۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اس مین
شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر اُن کی ہے
اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع
ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ
اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من
نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور الحسنؑ والحسینؑ
ریحانتای فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک
روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث
کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
کی گئی ہے یہ چار دن تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
وارث جناب مصطفویؐ ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ
ہین ویسے ہی یہ ہوئے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیواسطے
مساتہہ پیغمبر خدا کے ظاہر و باطن مین نہین چونکہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

Presented by Ziaraat.Com

پانچون تن خانہ خدا کی اہل پکارے گئے اور بعد نزول آیت توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین
عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرات الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا
اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جسوقت
آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون
آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئے گئے یہ ابھی تشریف لیگئے تھے کہ پروردگار
عالم نے حضرت جبریل کو اپنے حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لایا کہ یا محمدؐ اس
پیغام کو چاہیئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ
کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت
مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئے گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپنے
ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوطہ مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت طرق
سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جھگڑہ منازعت نفسانی
کے اور لطیفہ باریک تر اسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بھی مضمون ہے
کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے
کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو منع اور ہے چنانچہ وہ بھی لطیفہ
ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ
کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ
سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق
اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بھی

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بھی خدا تعالے نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سے جداگانہ یہ تشریح لکھا گیا ہے تو اہلبیت خاص بیت اللہ
اس طرح بواسطہ بھی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشاء اللہ
ہدایت فضیلت عملی مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو اسنے زیادہ اہلیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بھی وہین گڑا ہے یہ مثل از بس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علی ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
داماد ی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بجہت تولد بالذات کس خوبی سے چسپان ہے
کہ انکا نال بھی وہان گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بھی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلبیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ و بحمدہ اب عارف خبیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب مصرحہ صدر
بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بھی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
لائق اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفوی اور مرتضوی ہین
اور ثانیا اور بالطبع وہ آل مصطفوی جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

کے واجب ہے یعنی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبا مین آنحضرتؐ نے لیا
اور ہو لاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و
تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا
لفظ اہلبیت مضاف طرف بنوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاے اہلبیت
جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جائے اہلبیت بنوت اور قائل اسکے خود
پیغمبر صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت
مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ
اضافت کے طرف یاے متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرماوین تو یہ چار دن
تن مراد ہوتے ہین جیساکہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ
مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ
پر جناب سیدہ دوجہان کے قدم فرمایا کیے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ
اور ان پر عبا ڈال کے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہو لاء اہلبیتی
اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا
اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور
فرماتے ہین نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین نحن البیت
بن مالک تو اسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوۃ
یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے
کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایہ نازل ہوئی تو صرف حسنین تولد ہو چکے
تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اُسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ اُنکا
نبی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابون سنی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
کرسکتا ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے وہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدر رلما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فی وعلی وفاطمۃ والحسن
والحسین یعنی تفسیر دُر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے وفی شرف النبوۃ
قال تقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیئ عند کل صلواۃ الفجر فیصایح
باب فاطمۃ ثم قال الصلواۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا و قالت العائشۃ وام سلمہ قال رسول لعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ
ہولاء اہل بیتی انتہے خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دوجہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اٹہو یا درود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جزا ان نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب السدعنا الفواحش

تفصیل اسی آیت کی ہے اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ اے عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہے کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو اٹھا لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہے اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شیعہ ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جانا
چاہیے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سنو اسکی تطبیق کتاب خدا سے کرو
اگر مضمون اسکا مطابق اسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہین تو اسکی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہے اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال و ابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ ومنسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے انمین ہین قول اہلبیت مفسر اسکا ہے اے عزیز اسی جگہہ سے ہے کہ اہل البیت
ادری بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر مین ہے یعنی گہر والا گھر کی بات جیسا سب چیز کو خوب جانتا ہے یہی نیز فاضل
عارف قطب الدین النصاری شیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعبد مین قصہ طویل کے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو ہے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمراء وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور جمہور

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ ہتی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کے
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تہین تو بتطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
یہی اور درحقیقت یہی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا سیکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ وبارودہ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیتؑ کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیئے
خیال کرے کہ آیت مذکورہ مین حق سبحانہ تعالےٰ بیت کو بغیر اضافت اور تقیید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمانا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسولؐ یا اہلبیت
نبیؐ یا اہلبیت محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبرؐ خدا کی طرف تو فرمایا یانساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیتؑ فرمایا یعنی اے اہلبیتؑ اور تفاسیر
و یقین ہے کہ اوپر بھی دیکھہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہؑ دو جہان کے صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

کیونکہ صاف مخالف قرآن اور خلاف اقوال و افعال و رسول منان ہی جو بحد تواتر کو
پہنچے ہین اکثر علمانے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکہا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکہ آیا ہی
لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
رسول مقبول جانتا ہے اس لیے اکثر ونکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی
اور لذت ہی لکہتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
نے باب ہشتم دہ باب مین جو لکہا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ہاسوا اسکے اور تیہ ارادہ سے ہی مراد اسکی
یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع
صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ
حکمتہ ہے ہونیوالی اس لیے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور
یذہب اذہاب سے ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بھی ہے
اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم
واسطے خطاب کے جبوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
اور جبوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور
پلیدی اور گندگی اور جوشے کہ نجس ہو اور اہل البیت امتی علیؑ و فاطمہؑ و ابناہما
اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضے ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالے کا
اربعتہ حرم یعنی چار بزرگ ہین لیظہر کم تطہیر تاکید ہے اولی کی کیونکہ جب رجس لیگیا
تو پاک ہوئے پہر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ یعنیہا

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہ لارطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت
بمقتضاے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنے عقول کے سمجھین تب بھی
کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی
عقول کے سمجھ سکین تب بھی اصل حقیقت کھلجاتی ہے وللہ در القائل در خانہ
اگر کس ست یک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور
کرے تو بموجب مذاق اور فہم اہل ظواہر کے بھی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری
اور مکانات خشت وگل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بھی اصل حقیقت
پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریمین
کسیطرح کا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیتین
کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور
واثلہ بن اصقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات بعید از
ہے کہ یہ آیت اسمدن نازل ہوئی جسدن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین
معظمہ منظورہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے
فقیر حرز الملطوالت لطریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین
حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیرسن
تھے دروازہ پہ تھے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کھڑے ہو و
دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیتؑ کو میری پاس بھیجدو و مسند احمد حنبل مین
یہی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑھتی تھی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تھے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتھ گلے مین حضرت علیؑ کے ڈالدیا اور ایک ہاتھ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچھے بٹھایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علے
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہا کر یہ فرمایا اللہم الیک لا
الی النار انا واہلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نطرف آگ کے اور ہین اہلبیتؑ
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم انا ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلواتک
برکاتک علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمدؐ کی گروہ
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہی
بزرگوار بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم ہولاء اہلی اللہم ہولاء احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیتؑ میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم
ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیت میری اور بالجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
فرماتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینی دروازہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹھاکر داخل اس چادر کے ہوون آپنے فرمایا کہ تم متداخل ہو تمہا
ان کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیتؑ تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بھی نیکی پر ہو اہلبیتؑ میری یہ ہین یعنی داخل اس

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیت کا اور گواہیان
امہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے - غرض فقیر کی معاذ اللہ کسیر
شامل امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیت حقیقی اور اصلی
کا ہے اس آیت مین سوا ان پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسیر شان
بلکہ غضب حقیت انکی ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور
ہین مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا
طلاق دینے پر پیغمبر صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کے ہر حال مین اور ون پر
نکاح بھی انسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیت سے کیا امہات
مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا نہین
نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لا یقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہین
قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہد عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
عتاب اور صدور مناکر ومنا ہے انکی اغیار کا تا بعضی امہات مومنین اور اکثر
صحابہ کبار مشہور مقربین تک بھی بسا اوقات از بس ہویدا ہے ای عزیز تو تو
مین مین نفسانی اور منازعات وساوس شیطانی مین پڑنا محض خانہ ایمان کو
برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہیے کہ علم الٰہی مین موجود تہا کہ ہمارے
مخلوقات مین اس ذات وصفات کے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
پیغمبر کی خاص عترت واہلبیت طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکے ہو کر
قصور نکرین گے تو اسنے سب قسم کے لوگونکی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نہچھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور ریب دلعل کی گنجایش
نہو ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور بالجملہ نظر بمصرحات صدر اگر کھیر ہی
اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو یہی واضح ہوا کہ وہ اسوقت کا گھر خاص ہو گیا بین
یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
بسبب ان جملہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت
اس گھر مین ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص
گھر انکا تھا دروازہ پر تشریف رکھتی تھین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر
دیکھہ لین اوپر یہی ذکر ہو چکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
نبی کا اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کرکے انکی طرف خطاب
اہلبیت خیال کرسکین جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیت کہ خاص ازواج معظمہ
کے حق مین ہے صاف اضافت بسمار کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نساء النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب
بھی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور
یہ بھی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخالفین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ
احتمال تغلیب ہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بھی احتمال اہل ظواہر قابل
کان دہرنے کے ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غلبات طبع اور
وساوس طمع وہوا نفس محبت دین واقوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر
صراحتہً انکار بداہتہ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ نبی

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہیں کیونکہ ازواج
خانہ نبی کیطرف خطاب ہوگا تو پر ظاہر ہے کہ نبی خود بخود اس خطاب کے داخل نہیں
ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے بنی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیوں کی طرف ہوگا
نہ بنی کی طرف تو چاہیے کہ بنی شامل اس خطاب میں نہوں تو اس فضیلت اذہاب
رجس اور تطہیر میں بھی بنی معاذ اللہ معاذ اللہ بموجب تجویز رافضی اہل ظواہر کے داخل
نہوں اور یہ بات بھی سب مسلمانوں کے ہاں باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت میں شامل ہیں
اور چار نوری جسم علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اور اگر بفرض و تقدیر اقوالِ منکرین ہداتہ
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالۃ کے اہلبیت
سے تمام رہنے والے بیت نبی کے مراد لئے جائیں تو کچھ تخصیص صرف ازواج معظمات
نبی یا اولاد نبی یا اقربا نبی کی نہیں ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے نبی کے گھر کے ہوں
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ سے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہیں
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یوں ہونگے کہ خدا تعالےٰ
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمہارے نبی کے گھر کے رہنے والوں
یعنی جو لوگ نبی کے گھر میں رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر میں رہتے ہوں وہ اذہاب رجس اور تطہیر میں سب کے سب یکساں ہوں
یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہوں اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانوں کے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
حاشیہ ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت میں اکثر ایسی باتیں خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئیں کہ آیات عتاب اونکے لئے بارہا نازل ہوئیں اور بعد وفات آنحضرت
کے بھی ایسی باتیں اکثر ونسے واقع ہوئیں کہ وہ بالصراحۃ خلاف حکم خدا اور رسول ہیں
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہیں اسلئے تشریح اور تصریح
ایسی باتوں کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیت طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصود اظہار فضایل
اہلبیت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل مہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکھدیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے بیچ تفسیر
آیہ وقد صغت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ ان دونو ام المومنین نے
خلاف فرمان رسول مہربان آنحضرت کے بہیکی باتیں افشا کریں تو خدا تعالے
نے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونوں بیبیوں کے حق میں
خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عایشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہارے
خوار راہ حق سے منحرف ہوگئے یعنی پھر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضۃ الاحباب میں اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکھی ہے خلاصہ
سیکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تھے اور ام المومنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے [illegible]
چھوڑتی تھیں تو حضرت کو بسبب اس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر تک رہنی ہوتی
ان دونوں ام المومنین نے آپسمیں موافقت کرکے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
ہم دونوں میں سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاویں تو ہر ایک کہو کہ یا
حضرت آپ کے دہن مبارک سے معافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کراہت کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تھے
تو آپ اُنکی پاس کا جانا چھوڑ دینگے غرض انہوں نے بموجب اپنے مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھ بطور راز کی فرمایا اُسکو افشا کر دیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل برائے زینت حبش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے برائے
آن سر در نگاہ داشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل برائے وی میکرد و بنا بر آنکہ عسل دیر آب میشود زیادہ بر سہ روز
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوئے معافیر می شنویم مگر
معافیر خوردہ و معافیر جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختی است از قسم ببول
کہ رائحہ کریہہ دارد و حال آنکہ حضرت از چیزہائے کہ بوئی بد داشت محترز می بود کہ چہ با ملائکہ
در گفت و شنید بود و ایشان از روائح خبیثہ متاذی می شوند ہمچنانچہ بنی آدم
متاذی می شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد و بے آن سخن را چنانکہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود معاذ الله نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش
زینب بنت جحش آن زن گفت بوی بدست مخلته العرفط یعنی بوی بدارد از بنوله
این عسل در دهن من عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز از آن عسل نیاشامم
و در روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که از آن عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با
هیچ کس نگوئی آن زن قبول نمود فاما بقول خویش وفا نکرده بان دیگری گفت
پیغمبر سال آمد و آیت آورد انتهی کلامه - و احادیث صحیحه بر ظاهر است که بسبب ام المومنین
ماریه قبطیه کنیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہونیکی حضرت حفصہ بہت خفا
ہوئیں اور آخر خود بھی اور حضرت عایشہ بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول
اور موجب عتاب الٰہی ہوئیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی
سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاحباب اس مقام کے یہی حفظ اللطوالت
لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارۃ مسافت کے بعد قریب ہی سید عالم در خانہ حفصہ
بود وے باذن آن سرور بدیدن پدر از خانہ بیرون رفت حضرت فرستاد و
کنیز کے سریہ خود را ماریہ قبطیہ تا بخانہ طلبید و باو وے صحبت داشت چون حفصہ
مواجبت نمود دید کہ در حجرہ وے بسته است لختی توقف کرد آن سرور در خانہ
را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کرد و با حضرت معاتبہ نمود در روایتی آنکہ
گفت یا رسول اللہ در خانہ من در فراش من با کنیز کے صحبت میداری در روایتی
آنکہ گفت از میان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
راضی نیستی کہ او را بر خود حرام گردانم گفت ہستم پس فرمود کہ او را بر خود حرام کردانیدم
حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود چیزے کہ خداوند تعالے بر تو حلال گردانیدہ

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
ہیچکس نگوئی حفصہ قبول نمود وچون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او وعائشہ
بود بدست خویش خبر دتا عائشہ واقف شد وبیامد وحفصہ آن سخن را بادے گفت
وروایتے آنکہ حفصہ بخانہ عائشہ رفت وگفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
خود را بر خویشتن حرام ساخت واز وخلاص گشتیم وچون عائشہ با آنحضرت ملاقات
نمود بسبیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت دارتا
باقی روزہا مرزنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد وآیات اوایل سورۂ تحریم آورد چنانچہ سابقا
مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ ہیچکس را خبردار نکنی روا باشد کہ این
سر را فاش کردی گفت ترا کہ خبردار گردانیدہ فرمود خداوند دانا بار یک بین مرا خبر داد
چنانچہ آیت کریمہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ
وَاَظْہَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَہَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَکَ ہٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا
وَاِنْ تَظَاہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ ازان خبر میدہد۔ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہیں جبوقت بھید کہا نبی نے طرف بعض بیبیون اپنی سے
یعنی بھید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُسے اور ظاہر کیا خدا نے
اس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض سے
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتھ اُس افشا کرنے کے تو کہنے لگی کسنے
جتایا ترا کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجھکو جاننے والے خبردار نے یعنی

Presented by Ziaraat.Com

خدا تعالے نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالے کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
قلب تمہارا اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اسکی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالے وہ یار و
مددگار ہے اسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اسکے یار و مددگار ہین اور تمام فرشتہ
بعد اسکے مددگار ہین پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کواشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابو نعیم اصفہانی وغیرہما کتب علماء سنت جماعت ہین اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ ہین ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہین۔ اور تفسیر زاہدی
ہین بھی ہے وان تظاہرا ای تتعاونا علے حفصہ و عایشہ فی معصیۃ الرسول و ایذائہ
یعنی اگر آپسمین مدد گاری کرین عایشہ اور حفصہ پیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
اسکے تو تحقیق خدا تعالے حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی الخصوص
قصہ ایلا یعنی قسم کہانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیگئے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
انکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت نے رجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا النبی

قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحا
جمیلا نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیونکو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون مین
تمکو یعنی طلاق دیدون۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شامل ہین
ہے عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات
قائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا یعنی نزدیک ہو کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اسکا بدلا دیوے اسکو جو دین بہتر تمسے مسلمانیان ایمان والیان

Presented by Ziaraat.Com

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا اور رسول مین پیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر نی بیبان
خدا تعالےٰ لے اور اپنی پیغمبر کو دیوینگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب انکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل انکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل یہان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا اسقدر عتاب اور خطاب
انکی بیشتر یہ دونو ام المومنین رہی ہین کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دونو صاحبہ کیواسطے آیہ وان تتوابا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیات آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بھی جو کچھ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالےٰ
تمامی ازواج نبی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ یعنی بیٹھو تم بیچ گھرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنی تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیۃ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تھین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داؤدؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکھا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑھکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتھہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولیٰ کی باتین اور قایم رکھو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اسکے کی۔ واضح ہو کہ سابق
باتونکی بعد پھر اطاعت خدا و رسول کی خدا تعالےٰ لئے تاکید فرماتا ہے یعنی جو حکم اوپر

گذرے سب بموجب حکم خدا ہی کے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن
تمام حکمون کے سوا اسکے پھر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بھی
واجب ہے اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتین ہر تمتہ الصدر عمل مین آوین اور
سوا اُنکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوے تو پھر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی
خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھین کیونکہ
یہ بہت صغر سن سے پیغمبر صاحب کے پاس تھین اور بہت نزدیکی رکھتی تھین بارہا
پیغمبر صاحب سے سُن چکی تھی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ
مین سُن چکین تھین دیکھہ چکین تھین کہ علی بموجب حکم خدا تعالے کے نفس رسول
ہین اور وقت مباہلہ اُنکو ساتھہ پیغمبر کے دیکھا خطاب اہلبیتی مین پیغمبر صاحب کی
زبانی سُنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود اُنسے حدیث موجود ہے کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سُنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین
بغض رکھنے کا تجھسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ
سب کچھہ تفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات ملاحظہ فرماوین
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل مولائے مومنین مین انشاء اللہ تعالے قریب
دیکھوگے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیتہ الاولی
خروج زن موسے کہ نام اُنکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

Presented by Ziaraat.Com

موسیٰ کے اور جاہلیتہ اخیری خروج ام المومنین حضرت عائشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن
مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس ۳۰
برس زندگانی کے سو صفوا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تھی حضرت موسیٰ کی خروج
کیا اور یوشع سے کہا کہ میں اولیٰ اور حقدار ہون امر وصایتہ مین اور اسواسطے
مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی اُنکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا
بعد اُسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہے
کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اُسکی لشکر کو قتل اور اونکو
قید کرینگے اور یہی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہما
کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائشہ کو تاکید
پیغمبر صاحب فرمایا کئے ہین کہ خبردار پر پیز رکھنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے
مگر یا این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکھتا ہے حال مین ان بی بی
صاحبہ کے لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تھین بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؑ
کا ساتھہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح و صحیح بخاری مین ہے کہ لاتطیب نفسا
ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تھین بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتھہ
نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کو نوبت پہنچتی
ہے۔ اے عزیز فقیر کی اس التماس کو کچھہ سعایتہ نظر بر اظہار عیوب نہین خیال
کیا چاہیئے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھہ وقوع

Presented by Ziaraat.Com

مین آیا ازپس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے۔ تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھکر انسان کے
رونگھٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مورخ بھی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے
کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تہا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پہر اُسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ۔ یعنی کون چیز تہی سبب خروج
کرنے تیرا کیطرف اُسکے یعنی پہر کیونکر لڑائی کی علی ابن ابیطالب سے بی بی عائشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکر جورو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اُسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالے سے ہوئی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بہی تقدیر خدا تعالے سے ہوئی
اے عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کو مان کر
پہر پیغمبر کا جان بوجہہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کرکے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور اسکے نواہی کا سنکر سوا اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدر مین جو
کہنا تہا سو ہوا تغیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بہی خاص ان
ام المومنین محمد سے جو کچہ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بہی اہل ظواہر اب
اعتقاد کرین تو از راہ انصاف کے دیکہہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالے
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحۃ دیکہہ چکے ہو کہ خدا تعالے
نے ارادہ کیا تطہیر مخاطبین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا اُنسے اور یہان بعد

Presented by Ziaraat.Com

نزول آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا
ہے من البصر لنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بخدا رکھے اور وساوسِ شیطانی آوین تو لاحول اور دود
پڑھے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا و رسول و آل رسول پر مستحکم رکھے اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا و رسول سے بری رکھے اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیتؑ کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہندی کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور سالہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبرؐ صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
عمے سے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امد کذا بین
وظالمان منصوصی تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نمازمین
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین بانصاف تبرا و لعن

نزدیک آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کما الشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا
ہے من ابصر لنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہیئے کہ استعاذہ بخدا رکھے اور وساوس شیطانی آوین تو لاحول اور درود
پڑھے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھے اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکھے اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیتؑ کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیئے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہندی کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور صحابہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امد کذا بین
و ظالمان منصوص تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین بانصاف تمام لعن

اتباع پہر تخالفت ہی خدا و رسولؐ و اہلبیتؑ رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ ہدایۃ العلوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیجاء امتی مین فقیر نے بھی بتشریح لکھی ہے جو
شخص تفصیل دیکھنا چاہے وہان دیکھے مختصراً یہان اتنا لکھتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعضے اصحاب اولئے ہاتھہ کی طرف سے پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین انہین دیکھکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الہی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچھہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرین گے کہ
مین گواہی دیتا ہون انکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لاے نماز پڑہتے
تھے روزہ رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تھے تب یہ حکم الہی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پہلے پانون پھر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سے باہر نکل گئے سجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے ادہر وفات پائی اودہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیتؑ سے برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکھنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تھے مگر نفسانیت بدبلا ہے خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ازلیس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اسطرح جانب شمال سے آوین گے
جبکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچھہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیتؑ رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگے جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تھے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علیؑ اور

فاطمہؑ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دس مہینے تک دیکھ چکے ہین کہ خود
دروازہ پر جناب سیدہ دوجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ فرماتے
ہین اور یہہ آیت تلاوت کرتے ہین اور پھر یہہ صوا حب بعد پیغمبر صاحب کے اس آیت کو ازواج
کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے
ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول و خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ
فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربیٰ
وغیرہا سب سے کہ اپنی اپنی جگہہ سب تبشرح لکھی گئی ہین ازبس ہویدا ہے کہ ان
نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ
فرمایا چنانچہ اوپر بھی تھوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ ان اہلبیت کے اتباع کو عین
اتباع خدا و رسولؐ فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن
ایزد منان کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا انسے صلح رکھنی
بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ دسیلے ہر ایک اس
نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین بتفصیل مذکور
ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت
اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان سے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے
اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑھتے پڑھتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سر مو
مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیت کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اس
شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اسکا بخیر نہین حشر اسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی
محمد سلام دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب صول ایمان مین جو فصل فضیلت و

محبت مولائے مومنین علیہ السلام ہین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت
فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے
لکھتا ہے - حضرت اُویس قرنی کہ کبار اولیاء اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت
کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعہ
گفتند کہ میان علیؑ و معاویہ محاربہ ہست در حال بنصرت علیؑ متوجہ شدند درین اثناء
شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام
بحق بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ بداری مرا با امان و امن انچہ از احادیث و اقوال علما بہ ثبوت
پیوستہ ہست و ذخایر عقبےٰ از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسولؐ خدا ہر کہ
دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد علیؑ دشمنی دارد بمن
و ہر کہ رنجاند او را پس بدرستیکہ رنجاند مرا و ہر کہ رنجاند مرا پس بدرستیکہ او
رنجاند خدائے عزوجل را و اخرج اللہ یلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
قال رسول اللہ صحب علی عبادۃ یعنی دوستی علیؑ عبادت ہست
قطعہ حب حیدر عبادتِ حق ہست - حب حیدر عنایت حق ہست ۔ ہر کرا حب حیدری
باشد - ایمان او بہتری باشد ۔ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا الناس
من شجرۃ شتی وانا وعلیؑ من شجرۃ واحدۃ یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من
و علیؑ از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا انا سید ولد آدم و علی سید العرب
رواہ الحاکم عن ابن عباسؓ یعنی من سردار اولاد آدم ام و علیؑ سردار عرب ہست

چون حب مصطفےٰؐ ہمہ خلق واجب ہست	حب علیؑ و آل علیؑ نیز واجب ہست
بین نبی و علیؑ ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر وست ہست ولایت برین

Presented by Ziaraat.Com

پیمبر کہ بُد سرور انبیا علیؑ را بدان سرور اولیا

در تحفہ اثنا عشریہ مذکور است کہ محبت علیؑ فرض است مثل محبت پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علیؑ بعد از محمدؐ مشکل است پیر او ست در دنیا و عقبےٰ دستگیر و نیز گفتہ اند مذہب حق حب احمدؐ و حضرتش در ولائے آل شان بودن فداش ہر کہ او شد منحرف از این طریق دایما در حاویہ حریق در ذخایر عقبےٰ از عبد المطلب بن عبد اللہ بن حطب آمدہ کہ گفت فرمود رسولؐ خدا اے مردمان وصیت میکنم شما را بحب خدا و حب برادر من علی کرم اللہ وجہہ کہ این عم من است بدرستیکہ نہ دوست دارد او را مگر مومن خالص و نہ دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمدہ کہ فرمود رسول خدا دوستی علیؑ میخورد گناہان را چنانچہ میخورد ہیزم را آتش۔ اسد اللہ ساقی کوثر اسد اللہ حامی محشر اسد اللہ مظہر اسرار اسد اللہ مظہر انوار اسد الہادی رہبر اسد اللہ کاشف غمبر اسد اللہ سرور غالب اسد اللہ رہبر طالب یا علیؑ یا علیؑ بخوان ہر دم تا رہائی شود ترا از غم نیستی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضےٰ داری حب احمد ترا شود شافع حب حیدر ترا شود نافع روایت کرد ابی متوکل الیاجی از ابی سعید خدری فرمود رسول خدا فرمود حق تعالےٰ برائے من و مر علیؑ را داخل کنید در جنت کسی را کہ دوست دارد شما را او را داخل کنید در نار کسی را کہ دشمن دارد شما را۔ رسالہ ملا علی قاری در ذخایر عقبےٰ از انس آمدہ کہ گفت رسول خدا بالا بر آمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود کجا است علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس گفت علی حاضرم یا رسول اللہ پس خم کرد بر البینہ خود و بوسہ داد میان ہر دو چشم وی و فرمود بادا ترا بلندی یا معشر

این برادر من است و این عم من و هذا الحمی و دمی و شعری ؎

چه عجب وصل آنجناب باد لحمک لحمی است خطاب باد

پس چو فیصلہ کند کسے بمیان ؎ کہ دبر باد دین خود لعیان ؎ این پدر حسنؑ و

حسینؑ است کہ سید جوانان اہل بہشت اند این کشاینده دردہاے زمن و

شمشیر خدا و تیغ وی بر زمین بر دشمنان علیؑ لعنت خدا و لعنت کنندگان روز قیامت

از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکہ دوست دارد کہ خدا و رسول خدا

بیزار شوند از وے پس بیزار شود از علیؑ پس باید کہ برسانند جمیع حاضران این خبر را

بہ غایب و نیز از ابن عباس آمدہ کہ دشمن دارد علی را لعنت خدا بروے و لعنت

لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد کہ بغض حضرت علی کرم اللہ

وجہہ موجب کفر و خسران آخرت است چنانچہ گفتہ اند آنرا کہ دوستی بعلیؑ نیست کافر است

گومرشد زمانہ و گو شیخ راہ باش ؎ کسے را کہ بغض علی در سراست بتحقیق دانی کہ او

کافر است ؎ حب حیدر ایمان در دل بداد تا بیابی عیش در دار القرار ؎ حب حیدر ہر کرا

در دل بود ۔ او ز دنیا مومن کامل رود ؎ حب حیدر ہر کہ باشد در دلش ۔ در جہان

باید ہمیشہ پرورش ؎ حب حیدر کن بہر دم حرز جان ۔ تا ز ہر رنج و بلا یابی امان ؎

پند این مسکین را در گوش کن ۔ جام حب حیدری را نوش کن ؎ و گفت امام احمد

سَاجَاءَ لِاَحَدٍ مِنَ الْفَضَائِلِ مَاجَاءَ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ یعنی نیامدہ کسے را

از فضایل مراتب آنچہ آمدہ است مر علی را و وجہ کثرت ورود اخبار و آثار در فضائل

وے آنکہ چون لائق بنی امیہ در شان وے کرم اللہ وجہہ تقصیر کردہ و بغض و عداوت

را راہ دادہ وبالا آمدہ بر منابر ست میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

Presented by Ziaraat.Com

کردند ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امتیہ در اظہار فضائل وے بقصد رد و زجر کوشیدہ و ہر جا کہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے دارد رسول خدا بیکدیگر و عقد مودت
و اخوت بست و این بعد از نجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
در حالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او و پس گفت برادرے داری میان یاران خود
و برادرے ندارد میان یاران ہیچ کسے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت و نیز وارد است کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ یَقُلْ عَلِیٌّ خَیْرُ النَّاسِ فَقَدْ کَفَرَ
کَذَا فِی مُخْتَصَرِ تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ لِلشَّیْخِ رَحِمَہُ اللّٰہُ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمود ؎ علی ز بعد محمد ز ہر کہ ہست بہ ہست ۞ اگر تو مومن پاکی نظر بغیر مدار ۞ و نیز
گفتہ اند کہ ؎ بعد از خدا بزرگ بنی بعد ازان علی ۞ آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز ولی ۞ و نیز لو علی قلندر گفتہ اند ؎ ذکر علی و آل علی ہست خوش گوار ۞ بر قلب
عارفان خدا نقش استوار ۞ و نیز گفتہ اند ؎ ہیچکس از جز علی بہرہ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان نیافت ۞ راہ ہمین است یار گر تو بدانی بحق ۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضہ رضوان نیافت ۔ و سند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند ؎ قد ولد بنی عالم اسرار غیب
غیر علی ہیچ یکے را مگو ۔ حب علی ہر کہ ندارد بشد ۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو ۔ یہ ہمہ بعینہا عبارت مولوی محمد سالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابو بکر التائبادی کہتا ہے ۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو ۔ و زکوثر اگر سرشتہ گردد گل تو ۔ چون مہر علی نباشد اندر دل تو

مسکین تو و ربخہائے بے حاصل تو۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث
فریقین اور فرمودۂ رب خالقین کے ہے تفصیل اس کی آیۃ مودۃ فی القربیٰ مین ہے
تشریح مذکور ہے شاعر ہندی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے۔ بے حب اہلبیت
عبادت حرام ہے۔ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے۔ بالجملہ مقام غور سے
منصف خیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خدا تعالےٰ کے طاہر کئے ہوئے
ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اور لوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک
کے حق مین آیات عتاب دیکھلین تو انکی فضیلت طہارت مین شامل کرنا ان کا
انکی کسر شان صاف اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے
قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صاحب فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین
مین تبشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جانا چاہئے اور اس فضیلت عظمےٰ
ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کر دینا ہے انکے کم رتبہ والون سے
یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومۂ صدر و غیرہا موثقہ
فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا اور
رسول اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے۔ مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیۂ
تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ؎

چہ گوئیم توصیف اہل عبا	فزون است ز تحریر و تقریر ما

چہ گفتہ شود وصفِ شان اے پسر
کہ انوارِ حق اند بصورت بشر

گو آنہا نبودے جہان ہم نبود
نہ بودے کسے را ظہور و وجود

نبود انس و جن و نبودی ملک
نبودے زمین و نہ بودے فلک

نہ بودے زمان و نہ بودی مکان
برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبولِ الٰہ اہل بیت اند
محبوبِ الٰہ اہل بیت اند

نورے کہ ازان ظہور عالم
آن نورِ الٰہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ۔ فلا تعدل باھل البیت خلقا فاھل البیت ھم اھل السعادۃ فبغضھم من الانسان خسران مبین وحبھم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیت کے پس اہلبیت وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کار حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے۔ اے عزیز جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظاہر کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و لطافتِ مصرحہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خبیر بدون تعصب نفسانیت کی بے شک و شایبہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن سب قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ ناحق اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالے کے یعنی معصوم اور پاک ہین ان سب باتونسے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صواب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کے ہو اور جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسکو
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود مغضوب الٰہی اور مقبول الٰہی اور مقبول الٰہی تا فرمان الٰہی
تا فرمان حق جل وعلی اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اوّل مین گذر الیتی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جسکو وہ
ہین کہ خدا تعالے نے سب بیہودہ اور بیفائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کی گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کا بسبب حکم حالت غیظ و غضب مین بموجب ہوا
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ سے ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی بیجا تا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووے معوذ باللہ من ہذا الوساوس آہ عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور التجا ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھہ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دھوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالے قرآن مین

Presented by Ziaraat.Com

سب اصحاب بدر کے حق مین بھی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم
لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذہب عنکم رجز الشیطان تو اگر
ایسے کلمون سے عصمت ثابت ہووے تو چاہیئے سارے اصحاب بدر وغیرہ اور
لوگونکو بھی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے
دہوکے کھاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی ہے
اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بے اصل اور صرف وسوسہ
شیطانی ہے اے عزیز ان آیتون کو بغیر آیات ماقبل وما بعد ان کے زبان پر لانا
مثل اسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربوا الصلوٰۃ تو کہے اور وانتم سکاری کو
نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتون مین زمین و آسمان کا فرق اور قیاس
مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکھے کہ تطہیر کے معنی مین پاکی
نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی آیت
ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
چنانچہ حق تعالےٰ بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ ما یرید اللہ

علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالےٰ
ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکہتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک
و پاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تمپر کا شکے تم شکر کرو اور اس سے پہلی ہی
آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام ہین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

Presented by Ziaraat.Com

گناہونسے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی قرینہ لنسے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت
اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اُس سے مستحق ثواب
کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانون کے
حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے
سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر مدین مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو
نہانی کی حاجت ہوگئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت
استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اُسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ
ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہو کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھہ ہین اور
جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اُس حالت مین
نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی
رفع ہوا سبب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب
عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالے نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے
تمکو ساتھہ اُس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہان
طہارت نجاست بول وغایت اور خباثت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا
نام خدا تعالے نے لیدیا ہی اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کے نہین دیتا اور نہ ذہاب
وسوسہ چوکہ وہان پانی کے نہونے سے اُسوقت عارض ہوا تہا ذہاب عموم گناہ و
عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تہا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تہا۔ پانی میسر ہو گیا
وسوسہ رفع ہوگیا۔ اس آیت مین بہی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بتغیر جملہ
سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اُسی کے ہو کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کہتا اور وانتم سکاری سے

کو کہا جاتا ہے عزیز آیت تطہیر میں غور کر کہ اذہاب رجس بھی کن معنون میں ہے اور
تطہیر بھی کن معنون میں اور پھر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بھی ذکر
ہوا اور آگے بھی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
دہو کو محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر یہ ہین تفاوت رہ از کجا ست
تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ یطہر اور بعد اسکو
پھر تطہیر اور پھر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتھہ اذہاب فواحش کے اور پھر علاوہ
ان سب باتون کے اور ایات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان
اہلبیت کے لئے ہین کب کسیکو نصیب ہین یا کسیکو صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت
پر ان سب مراتب معتبرہ و مصرحہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے
حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت
کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی بعرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً اور
سہواً وغیرہ سب بری باتین سے ہین یعنی انکا غضب و غصہ بسبب ظاہر بسبب
لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
سے کسی بات ہین ظاہر ہوتا بھی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ اوسے
غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ یغضب اللہ لغضب الفاطمہ
یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے کا ساتھہ غضب فاطمہ کے اور حدیث من اغضبہا فقد
غضب اللہ اور یا علی حربک حربی اور انا و علی من نور واحد اور الحسن و الحسین نورا ن
من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور مشرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا ہین کہ جو

سب کتب سنت جماعت کی جان کی ہین اور کتب شیعیہ مین بھی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح
سے اپنی جگہہ مرقوم ہین تفصیل اسی اجمال کی ہے ای عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشادان بزرگون کا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ
فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ہاتھسے واضح ہے کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور
فی الحقیقت اگر خدا تعالے ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب الہی سے نہ بچاتا تو کیونکر اُن کا
غضب عین غضب الہی ہوتا ای عزیز دیکھہ لغضب اللہ لغضب الفاطمہ مین غضب مقید
کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب انکا خطائے بشریت سے
غیر حق ہوتا یعنی الہی سے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو پر ظاہر ہے کہ کیونکر
پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکا غضب ناحق سے کیونکر خدا کا غضب
ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا و رسول کو کبھی
نہین چاہیئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا و رسول سے باہر ہو جاتا ہے معاذ اللہ
جسپر یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بیحد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
ظاہری رکھتا ہو لیکن جب حکم خدا و رسول وہ مغضوب الہی ہے واجب ہے اسپر سے
بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا محفوظ رکھے اپنے اور اپنے رسول
اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکھا ہے بعضے علمائے ظواہر
سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدہ دو جہان کو
غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق رد و
کد دیکھا گیا ای عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہً للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیت کی فضیلت کیسکے جاننے سے اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی مراد
دنیاوی کیسیطرح کا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کر دیشا نہ
نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسا کو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بھی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووے ہر بشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شنیدہ تلقین کی ہانسے
ہو دیا ہی پھر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بھائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اسکے کہے یا بُرا مانے اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبر اور انکی ان اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آئیگا غور کیا چاہیے سنی و شیعہ سبکے ہانسے جب واضح ہو یغضب اللہ
بغضب الفاطمتہ پھر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہ کو غضب نفسانی مثل اور بشر و
خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دو جہان کا کیونکر سوا دشمن کے کہے اور کے منہہ سے
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سے
بری اور پاک طاہر ہوے تو یہی معنی ہین عصمت کے۔ اے عزیز انہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیے یعنی جیسے کہ بچہ ماکی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے ان پانچون نوری جسمونکا

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان کے اذہاب رجس اور تطہیر مستقیم ہوا تو پھر
توہم الیقاع صدور گناہ صغیرہ وکبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبھی شر شیطان سے
بعض بنی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلا نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لیے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالے کو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب
عنکم الرجس وطہرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالے بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ اے عزیز خدا محفوظ رکھے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ
محض سفسطہ ہے کیا پوچ لچر خطرہ ہے اس مبتلاے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ
عقیل وخبیر تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنی غور وتامل سے جان بوجھ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمان ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار بقا اور استمرار اسکا زمانہ حال و
استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اسکو بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً انگلیسو برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ ارید اور
فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندی مین کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہون
اور اسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کا مراد ومقصود مین مطلوب ہوتا ہے
تو اسکو بھی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالے جل جلالہ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء ویرید الشیطان ان یضلہم اور
سوا اسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصے مین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقع کرنیمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتدا سے ہی لیکن اس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کے اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا اسطرح
کا ہی کہ مجدداً ایقاع عداوت اور ضلال کرتا رہوے ارادہ اور مراد اسکے دونو بہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ از بس لطیف
ہے از بسکہ ملائکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر میں حق
جل علے نے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی اے اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعم
مجدداً اذہاب بین اسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھیگا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھیگا
پاکیزہ رکھنا اور بالاتفاق ملک عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ استغفار اسکا موجب
استغفار ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک جانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے بھی ہے کبھی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہی
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ اسسے ہوا ہو اور
معاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے انسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بھی یہ نور حق جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کیہہ معنی نرکہے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

Presented by Ziaraat.Com

کرون اسے غریزیہ خدشہ بھی محض وسوسہ شیطانی سے ہی خبردار ہوشیار ہو شان نزول
وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سور عقیدگی سے انکو جناب بین آدمی کا
مطلق ٹھکانا نہین نرا کافر ہوجاتا ہے اوّل تو جاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی نہ مانیگا
یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بھی مردود ہے دوسرے
جاننا چاہیئے کہ صرف اور اذہاب کا جیساکہ ازالہ امر موجود یمین استعمال کرتے ہین
ایسا ہی منع طریان مین بھی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب ہین کہتے ہین

صرف اللہ عنک کل سوء یعنی پھیر دیوے خدا تعالیٰ تجھسے ہر بدیکو۔ اور اذہب اللہ
عنک کل مخذور یعنی لیجاوے تجھسو خدا ہر مخذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کوئی بدی اور کوئی مخذور تجھتک نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا
کو خاص واسطے صاحب سوء اور مخذور کے مخصص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی
اور مخذور مین مبتلا ہین اسکو بھی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین اُن کے
لئے بھی کہتے ہین اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصۃً فخر رازی
اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
اور تمام مفسرین شیعہ کے لکھتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے
کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکھنے کے
ہین یعنی خدا تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ طاہر رکھو تم کو طاہر رکھنا چنانچہ فقیر نے ابتدائے
ترجمہ مین بسط وتفصیل سے لکھا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین پنج حرف دال کے لکھی ہوئی ہے اور
یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تھے

اللھم طھرنی من الذنوب یعنی اے بار خدایا طاہر رکھہ تو مجھکو گناہو سے اے
عزیز اگر کوئی مبتلائے اغوائے شیطان وہو کا دیوے تو اُسکو یہ دعا خاص زبان
مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کے بارگاہ حضرت باری مین از
راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تھے پڑھکر سنانے پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
ہونے پیغمبری کے تو اُس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بھی معصوم
جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
نہ سمجھے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تھے تو اس
دعا کے کیا معنی ہونگے اُس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ مین ارشاد
پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہیے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ
کو نہین چاہیے کہنا کہ الٰہی مجھہ پاک کر۔ اے عزیز دیکھہ لے تو نے یہان بھی یہی ہین
کہ یارخدایا پاک رکھہ تو مجھے گناہو سے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکھہ
اسیطرح سے خدا تعالے کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیتؑ کو جمیع گناہون سے ابتدا ہی
سے پاک کیا ہے اور آیندہ بھی پاک رکھوگا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
دعائین اہل بیت کی اسی اسی مضمون عجز و انکسار کی ہین کہ انسانکی رونگٹے کھڑے
ہوجاوین اے عزیز اس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ
عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی مین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیروون کے اور
انکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود اُن کے
احادیث سے کہ سب قسم کے گناہون سے پاک اور مبرا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکہا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقت تولد سے وقت
وفات تک غور کر کہ سنی شیعہ سبکی ہاںسے واضح ہو چکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیت
اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سے بھی
واضح ہو چکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری جسمون کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبر
صاحب بھی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود
آیتہ یہ جناب معصوم نہین تہے تو دیکھہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ
ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کر کہ پیغمبر بھیجا ہوا خدا تعالہ کا ایمان انسانکو
تب نصیب ہی جب پیغمبر کو ویسے سچا پیغامبر جانے یعنی پیغمبر صاحب جس حالت
مین جسطرحکا حکم لاوے اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کے قبول
کرے یا نکرے فرمان پیغمبر صاحب کو عین فرمان خدا واجب الاطاعت سمجھے
اے عزیز دیکھہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو
کسی وقت کا مقید خدا تعالہ نہین فرماتا اگر معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود
آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے
خدا تعالہ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ پھر ہم مین اور تم مین اور پیغمبر
صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ و احادیث سب
فرقون مسلمانونسے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب چالیس برسکے عمر مین مامور اظہار
بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہ برس مکہ مین بعد اسکے
مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و
تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیرہ و کبیرہ عمداً یا سہواً کوئی بشر بشرطیکہ شیطان
سے نقصور کرے تو پر ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مسند نبوت
اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
قابل اعتماد و اتباع نرہے اعوذ باللہ من ہذا الوساوس کسواسطے کہ جب قول
انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب
حکم خداوند کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین
سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانتے ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی
تصور کرسکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہوا ایسے
ناہنجار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیئے اے عزیز طالب
ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس قسم کے مبتلائے وساوس شیطانی کے
جب سنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی
دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلا و مطلقا اعتماد اس کا
نکرے اسے شیخ بخدی جانے اور لازم ہے کہ لاحول پڑھے کتب تفاسیر اور احادیث
معتبرہ اہلبیت و اصحاب شیعہ سنی سیکے ہاتھ سے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب
اور اونکی اہلبیت نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزارہا
احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہوگئی ہین اور ہزارہا احادیث مین
خلط ملط نسخ مسخ ہوگیا ہے قربان جائے اپنے پیارے پیغمبر کے اسی لئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرمانا کہ یہ بھی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ماننے واضح ہے
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسکو رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہیں تو جانو کہ
جھوٹ ہے اور قرآن میں موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ
الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم میں بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کے پس پھیرو تم اسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتھ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کو اسے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو اوسی قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہے
اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکھتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے میں نے کتب احادیث شیعہ میں کہ اُن کے ہان بمنزلہ احادیث
موثقہ میں سند توثیق اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہو جو حدیث دنکی
اور اسکو متروک العمل اور برخلاف یا یا رسم و رواج سنت جماعت سے تو میں نہایت
کوشش کی اسکی تلاش میں بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات میں نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب میں پائی خواہ بعینہ خواہ بمعنیہ
اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر میں
پایا تو ساتھہ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پھر بھی بحوالہ نام کتاب کے لکھا اور یہی نہیں
تھی جو ایک ہی فرقہ کی ہان ہے اسکو نہ لکھتا لیکن اے عزیز میں نے فضائل

واہلبیتِ رسول مین بھی عجب معجزہ دیکھا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی اُمیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکے وضع احادیث مین بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرہ اسما
نمونہ ہے دلائل فضائل سے اِن افضلان اشرف المخلوقاتِ خالقِ ارض و
سمٰوات کے کہ اُنکے فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکھا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اُسکے دیکھا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکے صاف خلاف احادیثِ موجودہ اُن کی کتب کے پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلا و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے پے قصد تعریض و کنایہ کے جان بلکہ
فقیر بفحوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچھ غرض نہین رکھتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر قید و
تصریح القاب شیعہ اور سنّی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت اِن دونو
فرقون کے اور صفرا شکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنے علماء
کے کتابون کے سرنگون ہو سکتی ہین اور چون وچرا نہین کر سکتی اے عزیز فقیر کو
خالصۃً للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیرزادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تھی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتے
تھے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تھے لیکن وہ خیر خواہی مین اُن نادان اون

Presented by Ziaraat.Com

ناواقفون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصتہً للہ وہی امر ہے جسمین اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو حامہ کہ اُن کو خدا تعالےٰ نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل اُس ایک سرِ تار اسکو کام مین لاسکے لیکن مرید اور پیر کو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکہے اور مضمون ہدایت مشحون
لایخافون لامۃ لائیم کو ہمیشہ پیش نظر رکہے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
سب باتونپر مقدم رکہنا چاہیئے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بہائی بند
کنبہ قبیلہ کے عقاید دیکہہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے یہی نہی ظاہر
ہے کہ اختیارِ عقائد بفحوائے انا وجدنا اٰبائنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیئے بلکہ
جو کچہہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہاتھسے لائے ہین اور انہون نے اور اُن کی
اہلبیتؑ نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیئے اور اُن عقائد کو دل مین مستقیم کرنا چاہیئے
اس مین ماں باپ خویش اقربا برا مانین یا چھوٹ جاوین تو پرواہ کرنی نہین
چاہیئے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکہنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکہتا ہو تو کیفیت اٹہا سکتا ہے فقیر نے اکثر فریقون
کی کتابین دیکہین کتب تاریخ سے عجب عجب طرحکی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدار
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علماء فریقین اور بیشتر فقرا اسی بمد نظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری کی بھی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمونسے کیا علماء کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
جس عالم کو فقیر کے صحبت کا کچہہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچہہ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

ہی خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلاف مقصود مانحن فیہ جانتا ہی
بجب طرحکی افراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کو
اس جگہ لکھی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
ہوتا ہی اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچھہ تفصیل سے لکھا ہے
جس کسیکو دیکھنا منظور ہو تو اسمین دیکھی اور اختیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکھا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
واحادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سی
جو سنا بھی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبر کو اور اونکی اہلبیت کو بے شک و شبہہ
وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرحکا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبھی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکھا گیا اور عند التحقیق علمار سے بھی کہ بعضونسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکھتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکے ہان صرف پیغمبر کو
بعد مبعوث ہونے کے پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بھی قصداً گناہ سی اور اہلبیت
رسولؐ کو اصلا معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکھتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح ستہ سی سنت جماعت کی بعضی حدیثونسے ہویدا ہے کہ بعد پیغمبری بھی
پیغمبر صاحب سہو سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سو جانے کے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکی ہان بھی بعضے وہ ہی علمار جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چسکا رکھتے ہین جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہی کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل
عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور اُنکی اہلبیت کو ہمیشہ صغایر و
کبایر سے عمداً سہواً اوّل عمر سے لحد تک معصوم جانتی ہین۔ بعضے فی زمانہا ہی جن سے
خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب
اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہی لیکن اظہار ایسے عقاید
کا کچھ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچھ بپاس شرم ترک رسومات
قدیمہ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت
مین بھی موجود ہین کہ جنسے عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیتؑ کے جنکا ذکر بسط و
تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اسکے کتب شیعہ مین اہلبیت سے احادیث
مرویہ دیکھی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کہ کسیطرح کی گنجلک اور محل
تاویل نہین قریب وہ بھی لکھی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علماء حقیقت
آگاہ اِن کے بھی قائل عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم
ہوکر اس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔
وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیتؑ رسول پر کتب سنت جماعت
مین بھی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین
سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اس سے عقیل و
فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ صراحت کے خیال کر سکتا ہے کہ از بسکہ
وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا
فریقین کے ہین تو پر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابون سے

بہت سعی و کوشش کرکے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین
سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہو اکہ یہ اسی قسم کی احادیث مین سے ہین
جو زمانِ حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئی ہین اونمین وہ وہ راوی ہین جن
کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لیئے دیئے ہین تفصیل اسکی پیچھے لکھہ چکا ہے
کہ یہان غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و
تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکھا ہے جس
طالب تحقیق کو دیکھنا منظور ہو اُسمین دیکھہ یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی
عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علماے معتبرہ
سنت جماعت سے بہی تکذیب و جرحِ ان احادیث کے مضمون اور اون کے راویونکی
صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کے وہ ہین
کہ چھہ ساتھہ برس بعد اس واقعہ کے جسکا وقوع معاذاللہ روایت کرتے ہین
خود مشرف بحضوری پیغمبر صاحب ہوئی اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت پہلا
سہو کرنا پیغمبر صاحب کا نماز مین اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کسطرح عقل و
اعتقاد معتقد پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اس افضل اور
خاتم النبیین کے حق مین فرماوے۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے ستقرئک
فلا تنسیٰ اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عایشہ سے یہ حدیث مروی
ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصایص پیغمبر صاحب مین کہ عالم خواب ظاہری
مین کہ بمقتضاے عروض بشریت ظہور لحوق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکھین
سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صدہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

کی ہوں کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پھر کیونکر دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبر کو نسبت سہو وخطا کی دے سکے اے عزیز
بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شرابین پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تھے نماز دمین سہو
اور خطا کرتے تھے ان عیبون کے چھپانیکو رسول اور اہلبیت رسول کے
فضائل میٹنے کو اور اپنی لکترا احبا اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھہ
اہلبیت کے کہ بیشتر اونمین کوئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بھی زیادہ
کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی
اور ان مین سے سوائے اہلبیت نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
کا قایل نہین ہوا بلکہ خطائین پے در پے اکثر انسے صادر ہوتی تھین اور اہلبیت
اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً ان سب باتونسے ابتدا ہی سے پاک اور مبرا
تھے اور سب کے دلونپر یہ بات ہویدا تھی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت
کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض
بسبب چند در چند اسباب واغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کرائین
اور ہوئین خصوص یزید کے باپ نے اس قسم کی باتین جو جو کچھہ کرائین کتب
تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے اون دنونمین جو شخص اتباع وہوا خواہ اہلبیت
معلوم ہوتا تھا وہ جانسے مارا جاتا تھا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع ومقلد اہلبیت سے
بھی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تھا تو جانپر آ بنتی تھی۔ چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُسنے کتاب لکھی جس مین کچھ فضائل
اہلبیت تھے اخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پھر بھی
متہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہے اپنی
تاریخ مین لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لئے اُنسے
برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور
صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بہ سبب مختلف
اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام
طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین سب عقیل
سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت
سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکہم خاص و عام کا اس زمانہ کیا
حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بھی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہین امت محمدی
مین کہ قرآن و حدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام غیر دین اسلام
تنخواہ بیش قرار دیتے ہین اور مسند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
کرتے ہین اور حکم انہین دیتے ہین کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتوے جاری
کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو یہ لوگ
باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
کو پس پشت طاق نسیان پر رکھہ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
وبالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کھٹکے عمل
کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے مانے ہوئے دین کے دھڑا دھڑ
جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان و عمل کا قرآن اور حدیث پر گٹا سجدہ کا ماتھے پر صدق
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور یہی
کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلے ہی سے فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ نمازین اون
قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوین گے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون مین
بہت ظاہر مین ہون گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے مفرور اور دور ہون گے
جیسے تیر بعد الیصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکھنے سے جب کا ہی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے حال شہادت جناب
سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول ہر کہ و مہ پر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہون نے یہ کچھ کو تک کئے اور عترت
طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکھی
امام حسن کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال انکی شہادت کا زہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتھ استماع خبر شہادت کی یزید کے باپ کا لعنۃ اللعباد
اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد یاسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالی
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفے اور تصحیح تزل الابرار
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے ازبس
واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قریظہ نے اسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت دار
فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ منبر پر سب کرنا ہوا ئے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصاے اور
استیعاب مذکور الصدر وغیرہا سے از بس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسولخدا نے من سب علیا فقد سبنی
ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علی کو اُسنے مجھے سب کیا اور جسنے
مجھے سب کیا اُسنے اللہ کو سب کیا یعنی بڑا کہا تحفۃ الحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
حکم یزید کے یا اپکے جو متکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے اُنسے پوچھا گیا کہ تم
کیونکر یا وصف جانتے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب
اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ دو بتین متین تو وضع احادیث ان باتون کے
محل تعجب نہین۔ اکثر مابعد کے علما کچھ تو بسبب اتباع کذائی کے کچھ بسبب ذہن نشین
ہوجانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع
دہانی وضع کی اور کچھ بسبب پائی جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھ
بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آتی ہو
اور سالہا سال چلے آتے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اوپر
برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد اُن کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صدہا
سال اسیطرح پر غرض بوجوہات گوناگون و بوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
احادیث پر قایم رہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین
ایسے ہی کچھ دیکھلائی دیتے رہے لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیت و عترت نبوی

پر دلسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ یا علان ظاہر بھی کر دیا چنانچہ بعضے
شافعیہ کے حالسے امثین کی کتابون سے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے
رازدارون کے بہید نہین کہولا ہے غریز نفسانیت بدبلا ہے انسان ازلیں
ضعیف البنیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعانہ پروردگار عالم سے چاہیے کچھہ
طمع جاہ و منصب اور مال و منال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بھی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علمار ایسی
بلا مین بھی گرفتار ہو گئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علمار تک دیکھے جاتے ہین
کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بھی بسبب زیادہ
پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بے حد و شمار بسبب اسکے مفت گمراہ اور خوار
ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین
تحریر مین آئین تو جب تک وہ تحریر روی زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری رہی ہے
کسواسطے کہ دیکھنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
جو ایسا لکھا ہی البتہ یہ صحیح ہوگا۔ فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بہت مشہور عالم تھے سنت جماعت
کے دیکھا وہ لکھتے ہین کہ حدیث سہو اور قضاے نماز کافی کلینی اور تہذیب الشیخ جعفر
طوسی شیعون کی کتابون مین بھی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کیے
اگرچہ جناب معظم اللہ میرے استاد کے استاد تھے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدری قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہے اُسی کتاب کا اور وہ بھی بُرا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے بھی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق ردوکد کی ہے اور انکی بھی ماموو غیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے ہتے
تو ظاہر اسباب یہی ہوید اہے کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علماے مشاہیر سلف سے انکی تہا یا اپنی ہمسر ہم عہد علمار ہمچشمونکی اعلان الزام و قائلیت
کبواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہانا اگلونکی تحریر پر انفسانیت کچھہ نکچھہ
اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہو کہ کتب شیعہ محولۂ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت و اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکہا ہے کہ زرارہ نے
پوچہا امام محمد باقر سے کہ وہ شیعون کے ہان بارہ امامون عترت معصومین مین ہین
کہ یا امام آیا پیغمبر صاحب نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووے اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ کہتا ہے کہ ہم یعنی سب علمار شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی بات
پر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحب کی نماز مین اور
دائی سجدتین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہے اور اسیطرح خبر لیلۃ التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علمار شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہے اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکھ سے یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابون مین بحوالہ کتب سنت جماعت کے فقیر نے دیکھین تھین تحفہ مین انکا جواب دیدیا
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بھی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکھا کہ انہون نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اسامہ
مین لکھتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہز وا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اس پر کہ واپس آئے اس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر بھی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تھا
اس اعتماد پر بعضے شیعون سے اکثر بحث اٹھا لیکن چونکہ عطائے ایزدی سے
ہمیشہ سچی فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکھا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
و شبہہ جملہ منکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو کمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوندا تو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اسکے
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سے محفوظ رکھہ اے عزیز یاد رکھہ قطع نظر اپنے استاد
کے استاد ہونے کے بے تصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے اقران و

امثال مین یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہوائے نفسانیہ اور گوئی سبقت میدان مناظرہ
اور ہوائی پروریش سخن کے یہی ایک مشعبہ ہے نفسانیت کا گوئی اور امر نہین معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا
ہی کچھ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین کمال نمایش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
علیہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحقیق و تدقیق ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
خلف و اتفاق اور تخالف احادیث متفق علیہا سے فریقین اور مآل اسکا موجب
نشر مساوی روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہ زنی و ماندگی
جہلا چنانچہ صدہا چھوٹے چھوٹے طالب علم بلکہ اکثر علمائے ظاہری معتقدین انکی
طرف انکی اعتماد پر انہین کو مضمون مصرعہ پر مصر معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت
یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال ہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب نہی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھی اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقۃً اپنے لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فریقونکی ہاتھ کرے تو انجام کار بفحوائے مضمون جوینده یابنده راہ راست
و مستقیم پر آجاوے لیکا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک باہلبیت رسول
ہمیشہ منتقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام مین رسوم

اور کینہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیت
سے عصمت پیغمبر صاحب اور آنکی اہلبیت کی مہد سے لحد تک واضح ہے
اور یہی تطبیق وتوفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
تو پھر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالف آیات
واحادیث اور فرمودہ اہلبیت ہو اُسپر تمسک اور اعتقاد کرنا صاف فی الفت
ثقلین کی۔ اکثر فرقہا سے صوفیہ کی ملفوظات ومقولات خاصتہ فرقہ چشتیہ
کے کہ وہ بھی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت میں منسوب ہیں اور انمیں
میں شمار کئے جاتے ہیں جو دیکھے گئے اور اکثر اُس خاندان کے فقرا سے فقیر کو
صحبت خلوت اور جلوت کی بھی رہی واضح ہوا کہ خواص کمل جو ہیں وہ بھی تبعیت
اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک وشبہ معصوم اعتقاد کرتے رہے
ہیں اور اس آیت کو خاص عصمت طہارت میں ان معصومین طاہرین کے
دلائل تنصوص سے جانتے ہیں اے عزیز فقرا و اولیا سے کمل جو ہیں انکا عجب
طرحکا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور انکی مقولات وملفوظات
سے بھی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بھی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی
اُنسے بھی یہی تحقیق ومنکشف ہوا کہ ان لوگونکو اگرچہ ظاہر میں سنت جماعت
سنت جماعت جانتے تھے اور ظاہر برتاؤ بیشتر انمیں کا جو ظاہر میں صوم وصلوٰۃ
کرتے تھے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انمیں سنی جانیں اور بعضے انمیں کے
ایسے کہ اعمال صوم وصلوٰۃ نہیں کرتے تھے وہ اگرچہ باعتبار اعمال وافعال
شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہیں لیکن بیشتر سُنی انکو سنی سمجھتے رہے

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہو انہین خلاصتہ
کہتے ہین لیکن لفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر اوقات
اور بحویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے
تو صوم و صلواۃ کے قائل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
پایا بہرکیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعون سے جنہین اولیا
کمل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی
ہین کہ رسولؐ و اہلبیتؑ کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب
غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
اپنے حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے
سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث
سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
اور حضرت علیؑ کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار
رکھتی ہین اور پھر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کبھی خارجی نہین کہنے کے
حدیث ثقلین حدیث تمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
جگہہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بھی یہ حدیثین مسلمات سے ہین اور
عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاوگی کہ دعوے اتباع اہلبیتؑ
کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکھو تو درحقیقت اس دعوے و
اعتقاد پر قائم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکھی جاتی ہین
کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکھا ہے کہ اہلبیتؑ کا اس بات پر اجماع

Presented by Ziaraat.Com

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور سیرۃ
دیکھے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جوکہ بموجب انکے اقرار کے خلاف مختار اہلبیتؑ
ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب
حق کو اگر دیکھنا منظور ہو تو مستقصٰی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن
اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور
تفاسیر انہین کے ہان کی دیکھے فقیر نے بھی ہدایت العوام مین کچھہ تفصیل لکھی
ہے اسکے دیکھنے سے مفصل واضح ہوگا یہان مختصراً اتنا لکہنا بس ہے کہ فخر رازی
وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم
اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کے باپ
نے برخلاف اسکے حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ
بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علماء کا فتوے جو کہ
آئمہ اربعہ سے انکی ہین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اورون
نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کے باپ
نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصٰی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ
کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن اجماع
حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکی کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور
حدیث مین فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے آئمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت
و امتناع کا دیتے تہے اور علماء بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤ گے
اوپر فتوائے مخالف اہلبیتؑ کے الا وہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر سے معصیت

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن مین اتباع اہلبیت سے تھے چنانچہ
حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے
ہویدا ہے اسے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر ہی
انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار
کافی وبس ہے - اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا
اصول دین انکے پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد - کہ بسط و تفصیل انکی
اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زماننا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ
اصول دین اور اور فروع ولوازم اُن کے تو بالاے طاق مگر لعن اور برا
کہنا مجلسون مین ممبر و منبر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اسکو اپنا
شعار پکڑا ہے اور اُسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر میں
جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہے اور اوپر بھی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ شعار
یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و منبر معاذ اللہ حضرت علی اور حسنین
اور انکو ہمراہیونکو اسیطرح علی الاعلان البتہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انمین
کتب سیر و تواریخ معتبرہ صدر سے یہ بات بھی ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین
جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیر نے بھی ممبر
پر بد دعا اُسکے اور اُسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب
ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہے کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کے
باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بیشک
بد دعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بھی یہی حکم فرمایا اور مشکوٰۃ شریف سے بھی

Presented by Ziaraat.Com

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعائے نجات کی ہے
واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت سے تہے
تب بد دعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلونکی جنہون نے اذیت
دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ
اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبر صاحب کے تہا اور
نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبر صاحب سے کیونکہ انہون نے جیسا اس بات
کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اُس کے
اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا
جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا
کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اودہر نجانا اور ساتہہ علیؑ کا دینا
اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول
مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبول فریقین تہے اُنکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بد دعا حضرت علیؑ
کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی اُنکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر صاحب
کے تہی مثل بد دعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہیے اے عزیز لعنت کرنا اور بد دعا فرمانے
پیغمبر صاحب اور جناب امیر کے بموجب نصوص صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ
بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ
علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا اور رسول مقبول یا جناب امیر المومنین

حضرت علیؑ اور اہلبیتؑ کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بھی ظاہر نہین اور کبھی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسینؑ کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسی ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بھی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا رکتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بھی دیکھی اور انکی خواص وعوام سے بھی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ اُن کے ہان بے شک اصول دین مین یہی پانچ اصول ہین
جو اوپر کہے گئے یعنی توحید یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اُسکا اور انبیاء ماسلف کے بنی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ
کا اور امام وخلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلا فصل بعد پیغمبر صاحب کے اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قیام آل محمدؐ امام محمد مہدی آخر الزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالےٰ بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پھر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اہم نزاع انمین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کے چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہ مین ملتی جلتی ہوئی ہین کچھہ عنوان وتعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین کمال تفرقہ زمین آسمان اور بُعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنّی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر
اور پھر حضرت عثمان کو امام وخلیفہ جانتے ہین اور بعد اِن تینون صاحبون کے

Presented by Ziaraat.Com

حضرت علیؑ کو سوبھی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے
بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید لعنۃ اللہ کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن
مروان اور اسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی
اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے
بتشریح لکھا ہے فقیر بھی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ تفصیل لکھیگا
بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے
جو بات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص
حضرت علیؑ ہین تو جس کسی نے انسے اس امر مین مزاحمت اور مضائقہ کو راہ دی
اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسول ہے
اور مخالف رسول مخالف خدا ہوا اس سے بیزاری عین ایمان ہے پر ظاہر ہے کہ بیزاری
مخالف سے حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث
متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہہ بتشریح ہدایت فضائل علیؑ مین
مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بھی پر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور برا کہنا مجلسون مین
بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف
عادت اور طریقہ اپنے مانے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیت
انک لعلی خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکھا ہے اور
پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علماے معتبر اور
مسلم انکے اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکھہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین
کیا ہے اونکے حق مین بھی لام و کاف بی تامل اور بے تحاشا جو جیمین آتا ہے سو بکارتے ہین

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف
حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بھی جماعت سنیون مین اور
گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلون مین دیکھا گیا کہ خاص مخالفین
بدیہی اور نامی اہلبیت کے نام بھی بالائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگون کی
لئے نام تمام لعن و تبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کے عالم مشہور ہین
یا بیشتر وہ لوگ جنکی مزار و نیر سنی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع
اہلبیت ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالے صاف قرآن مین فرماتا ہے ولا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ندو یعنی برا نکہو اونکو جو بلاتے
ہین سوائے خدا کے پس برا کہین گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور خدا سے
باہر جانیگی ساتھہ نادانیکے اے عزیز مقام سوچنے کا ہے خدا فرماتا ہے انکو نکہو جو سوا خدا کے
بلاتے ہین یعنی کفار کو پھر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس و محافل مین اس
قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہے قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسات
مین لانا اور دنکا اور باعث ہے تا حقیقت مین تہک اہلبیت کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہے
کہ اسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیونکا یہ حال دیکھا جاتا ہے
کہ انہین خاص اہلبیت رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ
انواع انواع کی کسر شان اور تہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زبان
بنی امیہ کے علما سے بھی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتی کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار
خاص جناب سیدہ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہدا
جگر گوشہ رسول مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنی شبہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات وتالیفات خاص علمائے دین
جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع
مشاہیر علمائے مجتہدین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ وتکرار اس قسم
کے کلمات غیظ وغضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دہرے جاوین نہ اٹھائے
جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان
بپسندد ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے
ایک مقام پر باب کیود مین دیکھا کہ اہل الیقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور
توبہ استغفار پڑھے ایمان کانپتا ہے سید مرتضےٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب
موثقہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات مشنیعہ اور سکیلہ کہ کلمہ گو امت محمدی کو زبان
پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین از بس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتے ہین
حتی کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النسآء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت
شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کردی ہے ازالۃ الخفا مین علی ہذا القیاس
جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب
تخطئۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق
نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے
جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل الیقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب
سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علی کی جناب مین معاذ اللہ
کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان
قلم پر لانی اہل الیقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنے نانا
کی تلوار سے مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب خطاب سید جوانان بہشت فرما گئے ہین
اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی تو یہ تو یہ کہتا ہے کیون خروج
کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اسپر اجماع کثیر امت کا ہو گیا تھا اور صدہا اس قسم کے
بلکہ ہزارہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر
کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علی ہذا شیعہ صاحب کے علما کہ وقت
مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
ازواج نبی تر و خشک کو جو دہان و زبان پر گذرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہین
غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود نبی و آل نبی
تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکھہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کے جھگڑون
کے جھگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنے معصوم پیغمبر اور اُسکے اہلبیتؑ
معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
جھگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور دو تیرہ مسلک کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تھا اور
ایسا نکرتے تو نام بھی اہلبیتؑ کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچھہ دکھلائی دیتے تھے
اور باطن مین مودۃ اہلبیتؑ مین چور تھے اور جام عصمت آل عباسی مین سرشار
کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکے خاص مریدان رازدار سے منکشف ہے اے
عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکھے
تو عصمت ان پانچون نوری جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

Presented by Ziaraat.Com

تفسیر سے مہدسے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذالک فضل اللہ
یعطیہ من یشاء - ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور - اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
کہ خدا تعالےٰ نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا
کیا اور پھر ایک نور سے بختہ بی بی فاطمہؑ اور پھر دونو نوروں کے دو بختہ دو نونہالے
یعنی حسنینؑ پیدا کئے اور یہ تو ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں معاذ اللہ کوئی
بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً منہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ تفصیل شرح
ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت - لیکن واسطے صفدر شکنی
اہل ظواہر کے اور ہم نظر براہیت تکرار تذکار وثوق فضایل محبوبین اہل ایمان
عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور مہلی معلوم ہوتی ہے اسلیئے
فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے
جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبرؐ صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور
عصمت باقی آل عباکی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن
ہو تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہہ بتشریح
و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ
باطن میں تو ازلی ہی سے تھا لیکن ظاہر میں بھی بہ اسباب ظاہر بحوق و عروض حیوانی
کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا - پہلے تو ماں کے پیٹ میں پھر دوسری بی بی
حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دیئے گئے تیسرے دس برس کی
عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا - پانچویں معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اُس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بتقاضائے عوارض بشریت بسبب آنے والے زمانہ کے
محل الصدور ہوتی ہین پہلے ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر بر حفظ تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون وچرا نرہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین
لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین نہ تھی
جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ
پہلے ہی خدا تعالے نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کر دیا تھا امی لقب
کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص بھی مخبر ہے اوپر
عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد سے لحد تک ایسے ہی معصوم تھے جیسے بچہ
معصوم ماکی گود مین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہون جو نور خدا
اور اسپر عالم البشریت مین بھی پانچ دفعہ شرح صدر ہووے اے عزیز یاد رکھہ کہ
پھر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بھی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین و ایمان کو برباد
کر دینا ہے اور خدا تعالے کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملکے
پیٹ مین اور یہ اُسی معاذ اللہ لغو سمجھے اللھم احفظنا من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا اللھم ابد بجمیع القوم الجاہلین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر وحدیث سے ہدایت

فضایل علیؑ مین دیکھنا چاہیے کہ بتشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بھی
کچھ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاددہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین
تھے تب سے کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہان تک کہ پیغمبرؐ صاحب تشریف
لاتے تو ماکے پیٹ مین کھڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹھا دیتے اور پیشانی پر خاک
بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلے نہ دیکھا الا پیغمبرؐ صاحب
کے نہلانے کو فرشتے آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے عطا
ہوا سمنام خود خدا کے ہوئے علیٰ ہذا القیاس صدہا معجزے ہین کہ دلایل النبوت
شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود
ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبرؐ صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سے پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑھتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زمان
پیشین مین بھی کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا اور نجاست نفاس از بس مشہور ہے
چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہین اور اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہے
کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبھی کسیطرح کا کوئی گناہ
اُن کے لئے نہین لکھا یعنی نسبت اور تمام لوگونکے سوائے اِن نوری اجسام کے
فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیتؑ ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور
امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت
کے لکھتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی۔ جناب

سیدہ دوجہان کا حال فریقین کے ہان وقت تولد سے واضح ہے کہ وقت تولد
مریم و حوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا نجاستہاے معمولی تک سے
پاک تھین جو مفصل اوپر لکھا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارۂ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکڑا فرماوین پر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکڑا ایسے ظاہر کا ظاہر ہے اور مکرر اوپر یہی
لکھا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ لغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
خدا ساتھہ غضب فاطمہ کے از بس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق یہی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہے اسنے صادر ہو وے یعنی یہ معصوم نہوتین
تو کیونکر خدا تعالے معاذ اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام انکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام نبیؐ و علیؑ عرش پر لکھا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کا فی ہے بموجب فرمودہ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ تھین چنانچہ
بتصریح لکھا گیا ہے۔ دونو شاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال از بس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تھے کیونکہ تولد امام حسنؑ کا ۳ سنہ ہجری اور تولد امام حسینؑ کا ۴ سنہ حد پانچ
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہے
اور اگرچہ تعین تاریخ نزول آیت بنظر قصیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب ام المومنین حضرت

صدیقہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر متواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب
نے انہین چارون نوری جسمون کو چادر اوڑہای جنمین پانچوین خود آنحضرت تہے
اور یہ آیت پڑہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ ۹ھ
ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دونو صاحبزادون کی
ازپس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین بخصوص انہین چارون نوری جسمونکو اپنی ساتھ
لیجانا محبوب خدا کا بہی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے
اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لئے جو ذرا بہی نور ایمان اور روشنی
ایقان دین محمدی رکہتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل
مرقوم ہے اور یہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ ۹ھ ہجری مین جبی یہ آیت
آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونو صاحبزادی تولد بہی نہین ہوئے تہے
چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز
نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے
لئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب بنی نوع انسان ممنوع جانتے ہین بلکہ عرف
مین اطفال فساق و فجار تک کو بہی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکلیف شرعی ابہی
اُنپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو چکے نام سامتہ نام پیغمبر صاحب کے
بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکہی ہوئی ہین تو ایسے صدور گناہ معاذ اللہ
قبل از نزول آیت بہی تصور کرنا صرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے
الخطب نوار زم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق
محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

جس نے سندین پکڑی ہین لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
سیدہ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علی کے کہا کہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین
نازل ہوئی اور کتب سیر و یقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
کا سنہ دو ہجری مین ہوا سو اس جگہہ سے بھی واضح ہے کہ یہ آیۃ وافی ہدایۃ کئی بار
نازل ہوئی ہے اور ظاہرا پہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
سیدہ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر و حدیث و سیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت
وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
سنہ ہجری دفتر اول روضۃ الاحباب مین جو لکھتا ہے یعنیہا عبارت اسکی لکھی جاتی ہے
کہ فارسی بہت صاف و جیسے جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین بھی معتبر و
معتمد ہیں باب کیود کے لکھتے ہین اور مدارج شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
مین بھی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے۔ وہم در سال دوم
از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا در ماہ صفر نکاح علی مرتضے کرم اللہ وجہہ با فاطمہ
واقع شد و زفاف ہم درین ماہ و بقولے بعد ازان بودہ و گویند فاطمہ در ان
روز ہژدہ سالہ بود مروی است کہ ابو بکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود در باب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم۔

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابوبکر خطبۂ ترا رد کرد
و فاطمہ را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی ابوبکر با عمر گفت تو خواستگاری نمائے فاطمہ را
عمر مجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود همان جواب که ابوبکر شنیده بود وے
نیز شنید عمر به نزد ابوبکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبۂ
ترا نیز رد کرده و دختر را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضے و اهل و خویش
وے با او گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمہ را علی گفت بعد از انکه ابوبکر و عمر دین
معرض دور آمدند و پیشان نداد من کیے خواهد داد با او گفتند ترا بآن سرور خصوصیتی
هست که دیگر را نیست قرابتے قریبه با وے داری شاید که خطبه ترا قبول کند و روایتے
آنکه علی مرتضے فرمود خواستم که فاطمہ را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که هیچ
ندارم چگونه در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صلهٔ رحم را ملاحظه نمودم و به
نزد رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم رفتم و سلام کردم و هیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمہ را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرحبا و اهلا و دیگر هیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروهے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری بنمودی
و خطبه نبود او یا نه گفتم نمیدانم انقدر گفت مرحبا و اهلا گفتند انقدر بس است
که حضرت فرمود هم اهل نبود او و هم خوشی و راحت حواله نموده و گویند آن سرور
با فاطمہ گفت که علی ترا خواستگاری مینماید فاطمہ هیچ نگفت و ساکت بود حضرت
و میرابه علی نکاح کرد و از اینجا است که فقهاے دین پناه رحمهم الله گفته اند که مستحب است
ولی را که چون دختر کبیره خود را بکسے دهد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

بمنزلهٔ اون ولیست۔ نقلست که چون علی خواستگاری فاطمه نمود حضرت فرمود
مهر او چیه میکنی علی گفت یا رسول الله در دست من چیزیست نیست که لایق مهر وے
باشد فرمود نه خطیمهٔ اشتی آنرا بفروش و بهای آنرا مهر او ساز۔ و در روایتی
آنکه حضرت از علی پرسید که هیچ در دست داری علی گفت اسپیے و زرهے دارم
فرمود یا علی اسپ ترا ضرور است لیکن زره را بفروش و بهای آنرا مهر ساز
پس علی از مجلس نبی صلی الله علیه و آله وسلم بیرون آمد و زره را در بازار کرد تا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچهار صد و هشتاد درم علی مرتضی آنرا در گوشهٔ
ردا خود بسته به نزد پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم آورده و نظر حضرت بر زمین
اخلاص بیاندوخت فرمود چند است علی هیچ نگفت رسول صلی الله علیه و آله وسلم قبضهٔ
ازان برگرفت و به بلال داد تا برائے فاطمه دربوئے خوش صرف نماید آنگاه با اسلمی
گفت این بقیه را بگیر گفت و بشمرد و دویست درهم بود۔ در روایتے آنکه دو دانه
را در بوئے خوش صرف کردند و چهار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
و جامه بر دو دوبار و بند نقره و قطیفه که تمام بدن او بیتا نرا نمی پوشید و نگین و قدحی
و یک آسیا دستهٔ دار و پنیر و سبو و مشک آبی و مشربه و دو مهالی از کتان سفید
که حشو یکے از خرما و حشو دیگرے از تراشهٔ سحبان و چهار عدد بالش که دو عدد را
ازان به پشم و دو دیگر را لیف خرما پر کرده بودند بجهت فاطمه ترتیب کردند شیخ
ابو الفتوح در کتاب نظم در السمطین روایت میکند از انس بن مالک که گفت من
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بودم که آثار وحی و بشره مبارک وے
ظاهر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس هیچ میدانی که جبرئیل از برائے من

Presented by Ziaraat.Com

از نزد خداوند عزش چه پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چه
خبر آورد فرمود این آورد که ان اللہ تعالے یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی پدرت یکے
حق تعالے امر میفرماید ترا که فاطمہ را العلی بزنی دهی اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحہ و زبیر و جماعتے از انصار را بگوے که رسول خدا شما را میخواند انس گوید
بموجب فرموده رفتم و آن گروه را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبه بلیغ خواند مشتمل بر مجمل حمد و ثنا حق تعالے
و بترغیب نکاح آنگاه فرمود خداوند تعالے مرا امر فرموده که فاطمہ را بترنی علی دهم
هم اورا بنزنی بعلی دادم بر مهر چهار صد مثقال نقره راضی شدی اے علی گفت راضی شدم
و روایتی آنکه علی را فرمود تا خطبه بخواند پس حضرت دعاے خیر در شان علی و فاطمہ
تقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا
طیبا۔ یعنی جمع کرے خدا تعالے پریشانی شما را و نیک کرے کوشش شما را
و برکت دہد بر شما و پیدا کرے تخم میان شما بہت بے پاک۔
پس از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا هر کسے بجهة خویش ربودند و ازینجا است
که فقهاے دین پناه گفته اند لا باس بنثر السکر و النور فی الضیافة و عقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شده اند مروی است که حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم با ام سلمہ گفت دختر مرا نجانه علی ببرید و بسپارید با او بگوئید که تعجیل نکند تا من
بیایم و ایشان را با یکدیگر نه بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزه آب برداشت و بنزد
ایشان آمد و آب بر ایشان مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیه بر آن
خواند آنگاه فرمود اے علی ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو هم بیاشام

Presented by Ziaraat.Com

وروضو سازد وروایتی آنکه مقدار است از آب بر سر فاطمہ و درمیان ہر دو پستان وی
پاشید گفت اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم یا خدا تحقیق
من پناہ میگیرم باتو ازین دختر و فرزندان او از شیطان رانندہ شدہ از رحمت تو
مقداری دیگر از آن بر سر علی و ہمچنان بر دوشہا و پستان وی پاشید و گفت اللہم انی اعیذہ
بک وذریتہ من الشیطان الرجیم یا خدا من پناہ میگیرم باتو ازین مرد و فرزندان او
از شیطان رانندہ شدہ و روایتی آنکہ اللہم انہا منی وانا منہا اللہم
کما اذہبت عنی الرجس وطہرتنی فطہرہا یا خدا او دو تو مجھی ہیں اور میں اُن دونو کی
یا خدا جیسا تو نے گندگی کو مجھ سے اور پاک رکھا مجھکو ویسا پاک رکھ ان دونوں کو
آنگاہ فرمود برخیزید و بجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالے میان شما الفت و یاری
برکت کناد و نسل شما و خود برخواست تا از خانہ بیرون رود فاطمہ در گریبان افتاد و پیاپی میگریست
فرمود ای دختر کہ چیز ترا در گریہ آورد بتحقیق ترا بکسے بزنی دادم کہ اسلام در
از ہمہ پیش و علم وی از ہمہ بیش و خلق وی از ہمہ بہتر و عرفان وی بخداوند تعالے
از ہمہ زیادہ است۔ و روایتی آنکہ سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را گمان بشد
کہ فاطمہ بجہت آن میگرید کہ علی را مالی نیست فرمود ای جان پدر حق تو تقصیر نکردہ ام
کسے را شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است۔ و ایم الذی نفسی
بیدہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین و فی روایۃ
زوجتک سیدا فی الدنیا والاخرۃ۔ یعنی قسم ہے اُسکی کہ جان میری ہاتھ میں اُس کے ہے
البتہ بیاہ کیا میں نے تیرا سردار دنیا کے ساتھ اور تحقیق وہ عقبے میں البتہ نیکوکاروں
سے ہے اور ایک روایت میں ہے بیاہا میں نے تجھکو سردار دنیا و آخرت کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات مقداری خرما و
سویق بجہت ولیمہ ایشان انعام فرمود و سعد کبشی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذرہ
آوردند ولیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود اے عزیز غور کرکہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبرون سے ہین جناب باری مین دعا کی کہ خداوندا مین اور میری ذریت کو شیطان رجیم سے
ہون تجھسے پناہ مانگتا ہون اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا تجھسو
ہین اور مین تجھسے ہون یعنی جو مین ہون سو یہ ہین جیسے تجھسو ہو تو جس کو لیگیا ہو
اور پاک کیا ہے مجھکو اسیطرح انکو بھی پاک رکھ اور جناب سیدہ زوجہان سو
بعد تبسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ خود آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تھی کہ خداوندا مین تجھسے پناہ مین رکھنا مانگتی ہون تجھسو اسکو شیطان
رجیم سے اور خدا تعالے نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجھکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتھ تولد یحییٰ کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خدا تعالے کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑھو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیتہ والی سمیتہا مریم والی اعیذہا
بک و ذریتہا من الشیطن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا یعنی
تحقیق مین نام رکھا اسکا مریم اور مین پناہ مانگتی ہون اسکو ساتھ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسکو خدا نے اسکے ساتھ اچھی قبولنے کے اور اگاہ کیا اسکو

Presented by Ziaraat.Com

انکو احیا۔ اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریتہ
طیبتہ۔ یعنی اُس جگہہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا اے پروردگار میرے بخشدے واسطے
میرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصوں کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین
اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا نظر سے آیہ واذ قالت الملئکۃ یا مریم ان
اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون
نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون
عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملئکۃ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک
بیحیی مصدقا بکلمتہ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصالحین۔ یعنی پس
پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑہتا ہتا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش
خبری دیتا ہے ساتھہ یحیی کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہے
اور نبی ہے صالحون سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور
دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا تعالے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو
بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور
بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلثہ ایام الا رمزا واذکر
ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار ۔ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگونسے تین دن مگر اشارہ
سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہے تو غور کر
کہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیا فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال
فضیلت ہے ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معانکی صاحبزادی اور داماد
اور ذریت کے کہ خود انکو بمجرد دعا ساتھہ اقتاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

Presented by Ziaraat.Com

خدائتعالے نے خطاب فرمایا اور دونوںکو بلکہ انکی اولادکو بھی سید اور سیدہ دنیا و
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشاءاللہ بیان ہوگا اور نیز جب
دونو صاحب زادے تولد ہوئے تب پھر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث لعن المباہلہ
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہوا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسنینؑ کی تھی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپنے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنین کے لئے نازل ہوئی ہے اور یہی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضونے نو مہینے تک
پیغمبرؐ صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چھہ مہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید وہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم وبیشی ایام منافات نہین ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چھہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جسنے
جتنا دیکھا سو روایت کی اور بھی احتمال ہوا ہے کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن
فرمایا کئے کبھی کئی دن اور جتنا کچھہ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجملہ توفیق سے
ان تمام احادیث کی بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی
جیسی کہ آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا وغیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکھی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

وتطہیرون التطہیر تمہیں شاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا اسکے اکثر مقامون مین لکھتے ہین جیسا سجدہ آیہ اوقلنا للملائکۃ اسجدوا لادم
فسجدوا الا ابلیس یہی مواضع مکررہ مین نازل ہے اور مکرر قرآن مین یہی موجود ہے
لیکن مصلحتین اور مضرتین اسکے کہ بعضے آیتین جو مکرر نازل ہین عند الترتیب مکرر
درج کی گئین اور بعضی نہین کی گئین اور وجوہات و اسباب انکی ظاہر اور متبحر مناظرہ
اور مطارحات ومنازعات مذہبی معلوم ہوتے ہین فقیر کو وہ رستہ مقصود نہین
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چھوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہے مختصراً
اتنا لکھتا ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تھے انہون نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسکے متاخرین نہین پہنچ سکتے مصرع
اصلاح مملکت خویش خسروان دانند یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر بھی مستحق ہے
ثواب کا کہ ازلبس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
کو نظر بر حفظ و صیانت نفس و عقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی و نفسانی سے
کہ ہر شبہ منیف البنیان کے ساتھ لگی ہین درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبھی وساوس شیطانی و نفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان مین ادن آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب ہوئی ہے ازواج
کی شان مین ہین وہوکے سے غلطی مین پڑتے ہین اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہین اور بحر ہلاکت و ضلالت مین غرق ہوتے ہین لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر و سیر فریقین سے وہ دیکھے

سکتا ہی اور بالیقین کا لتمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن بحند الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
ہین وہ ترتیب مین بعد انکو درج ہین جو بالاتفاق پیچھے نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خون
تک جان سکتے ہین پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ سورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین انسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرا جسے مفسرین اور اہل سیر و تواریخ کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین درمیان کوہ حرا کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلو دن اسی جگہ ہی اور نزول
اسکا ابتدائی حقیقی لکھا ہی جمال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض ہر کیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرا تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدائی حقیقی اور سورہ مدثر اونتیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآنمین
اور جو آیتین اور سورے کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فرقین
کے بالسے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بھی اونتیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر واعرض عن
المشرکین جو اس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودھوین پارہ مین اور

Presented by Ziaraat.Com

آیت قل تعالوا ادع ابنا ءنا وابنا ءکم ونسا ءنا ونسا ءکم وانفسنا وانفسکم - جیسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی سے تیسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ حجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودھوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین بغرض تفصیل ایسی باتون کی مورث
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھہ لینی ہی اطفال ہیچا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح برعکس اسکے تحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارہ وتمین مین درج ہین منیر تطویل ہے اس لئے بطریق نمونہ
ستہ ہی سی لکھی جاتی ہین ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اسسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور یہی کتب و سیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہاتھسے صاف ظاہر ہے کہ آیہ واذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر - سنہ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول بھی لکھتے ہین - پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج ستر ہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزا یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواط اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہو چکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کر کے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اسوقت آیت یسالونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسرے پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین جسمین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شامین نازل ہوئی سورہ حج مذکور المصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دور کوع پہلے درج ہین سورہ یٰسین کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لا یبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اسکے آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کی چھونے
پر سو رہے سو وہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد واز حقیقہ آن حال او را خبر گردانید
وفرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت وگفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی مکہ مکن وفردا کار سازی ہجرت کن وبجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
در آمد کفار بدستوریکہ مقرر کردہ بودند در سرائے حضرت جمع آمدند ومترصد می بودند

تا آنکه همین حضرت بخواب شود که بر سر وی ریزند و هلاک کنند پیغامبر صلی الله علیه وآله وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من از اینجا بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و بر و سبز حضرمی را بر خود بپوش و آن بردی بود که هر شب حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بر خود می پوشید و یاری گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی تو نتوانند رسانید و روایتی آنست که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می نمایم و بطرف مدینه روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا بصاحبانش رساند و خود از عقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم تکیه نمود و ردای او بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره

فیس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون است

میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان

بادیه ضلالت و حیرانند میدانند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن

حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حق تعالی بوحی کرد بجبرئیل و

میکائیل که من میان شما برادری عقد مواخات بستم و عمر یکی را بیش از شمار آن دیگر

گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگری بر حیات خود میکند هر یکی از ایشان

گفتند ما ایثار حیات کسی بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم

الله تعالی بوحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات

بستم من میان او و محمد و نفس خود را فدای محمد ساخت و بجانب او ایثار

خویش ایثار نمود بروید بزمین و دیو از شر اعدا محافظت نمایید ایشان بموجب امر

خداوند تعالےٰ بر زمین آمد جبرئیل بر سر بالین علیؑ بنشست و میکائیل بر پای بالین
وحی جبرئیل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل وعلی مباہات
کرد بتو بر ملائکہ ولنعم ما قیل مہر آنکہ مہر خدا را نفس بر بند و ملک ز عرش بفرمان او
کمر بندد و بکوبند ایہ کریمہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ والله
رؤف بالعباد در ان باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ
ابو جہل و حکم بن ابی العاص وعقبہ بن ابی معیط ونضر بن الحارث وامیہ بن خلف
بن حنظلہ وطعمہ بن عدی وابو لہب وابی بن خلف و پسران حجاج بنیہ و منبہ ایشان
از انجملہ بودند کہ آن شب بر در سرای حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرض نمودند
و بہم در افتادند و آیہ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوٰۃ الدنیا بعد نزول
او در شب بکر بنی بنو لحیان کہ حبیب او در عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل شدی اور
تاریخ یافعی سنہ پانچ مین ہے سو آیت مذکور دوسرے پارہ مین قبل آیہ و
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ در باب شراب یاد رہے
کہ آیات سے کہ تین دفعہ آیتین نازل ہوئین مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے
اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہون نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تیسری یا اخیر
مین حرمت نازل ہوئی وہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
سرانجام ہوئے شراب کو کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری مین جو عبارت جمال الدین
محدث کے ہے وہ یہ ہے اور تاریخ یافعی مین تحریم خمر سنہ پانچ مین ہے بلکہ

بقول مشہور شصت و پنج اور ایک قول ہین سنہ آٹھ ہجری - ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالے اوّل آیتے کہ در باب خمر فرستاد این بود و من ثمرات النخیل و الاعناب
تتخذون منہ سکرا و رزقا حسناً مسلمانان باین اشتغال مینمودند و دران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعے از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنا بر مقصدی کہ بر آن مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا آیہ آمد کہ یسالونک عن الخمر و المیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس
و اثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آنرا بیاران خواند و فرمود این
مقدمہ تحریم خمر است و چون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلاء صحابہ گفتند چیزے کہ در وے اثمی کبیر است
ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام ننمودند و جماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضے از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام در آمد یکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح الآت حق تعالے آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد و بترک نماز
آنست کہ در گردن نگردند از آن کار باز ایستادند و جماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر نداشتند تا زیانی کہ عبیان بن مالک الضاری جمعے از صحابہ
را مہمانے نمود و کلہ شتر بجہت ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند و خمر
آشامیدند و سکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند و اشعارے کہ مبنی از تفاخر و

مدح وذم باشد میخواندند و سعد بن ابی وقاص قصیده انشاکرد که دران قصیده مدح انصار و فخر قوم او بود و مردے از انصار استخوان لحمی از کله شتر برداشته بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد به نزد رسول آمد و از آن انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون از ان حال وقوف یافت دست بدعا برداشت و گفت اللهم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے آیه فرستاد یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون عمر خطاب این آیت بشنید و گفت انتهینا یارب و برو ایتی آنکه گفت انتهینا انتهینا یارب انتهینا تذهب المال وتذهب العقل رسول فرمود تا در بازارهائے مدینه ندا کردند که الا ان الخمر قد حرمت بدانید و آگاه باشید که البته به تحقیق خمر حرام گردانیده شد هر کس که شنید و بخوردن خمر مشغول بود در زمان دست از دهن را شست و ترک کرد و در هر خانه که شراب بود همه را بریختند و خانها بشراب مانند آب در بازارهائے مدینه روان شد سوم واضح هے که جو آیت پہلے نازل ہوئی وہ چودھویں پارہ میں قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد آئی وہ دوسرے پارہ میں درمیان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی وہ پانچویں پارہ میں قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ ہفتم میں درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر میں آئیں وہ تو دوسرے اور پانچویں اور ساتویں پارون میں یعنی اول درج ہیں اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اول سب سے اخیر یعنی جو دہویں پارہ مین درج ہے آیت قد نری تقلب
وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ جو بیچ مدینہ منورہ کے سنہ ۲ ہجری مین نازل ہوئی
سو تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے
ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب مفسرون کے تفسیر
سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قد نری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف
مقرر ہوا تو منافق یہود یا تین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہے
کہ درج ہین آیہ الم ترالی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے سنہ ۶
دریاب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود
شروع اسی پارہ کا آیۃ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹہ ہجری
مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت
ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹہائیسوین
کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال دس
ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
وفات پائی سو تو چھٹی پارہ مین داخل ہے اور سورہ مبت اور اخلاص جو مکہ مین
اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئی وہ قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین
بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلے اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ
قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ واذن للذین جو اوسطی

حکم جہاد کے ہی ستوستر ہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذا القیاس بلکہ بہتیری سورہ ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین یا اور بہتیری
برعکس اسکے چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوا سی تین آیتین اسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ مدنی
اسمین آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ جسے آیہ مودۃ کہتے ہین معہ چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح وتفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہی من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ہاتھسے یہ بات ہویدا
ہے سلے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اسلئے ان چند آیتون پر بطریق نمونہ یکی از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب وتعسف دیکھہ لی فرقون کے ہاتھسے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بھی نظر بمصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدہ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی اُن آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہوئین چنانچہ کتب تفاسیر وسیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بھر تک اُن کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سبب نزول آیات مذکورہ وقایع سال ۹ ہجری مین بفقرا ول
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور
تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تقاسیر سنت
جماعت اور سب فرقونکی کتب تفاسیر وسیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہی
مختصر اطالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ سنہ ۹ ہجری مین ہے اس مین شروع
سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما ہیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
نازل ہوئی سو انہا ئیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
ختم ہے اور آیہ تخییر مرقوم الصدور جو سنہ اور آیات اپنے ساتھہ والیون کے صاف
ازواج معظمہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین اکیسوین پارہ
کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین
آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تصریحات وتشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ
جیسی اور تمام آیتین اور سورہ غیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یا دکی بمقتضائے
بشریت درج ہین وہی بات یہان بھی ہے چنانچہ قرآن شریف مین
بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تھوڑا سا پڑہا لکھا آدمی بھی اس سے
ایک سطر پہلی سے دیکھہ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین۔ یا نساء النبی من
یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ
یسیرا ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتہا اجرہا مرتین واعتدنا
لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج
الجاہلیۃ الاولی واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من
ایات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اے بیبیو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتھہ برائی
ظاہر کے دگنا دیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کے
اور عمل کرے نیک دینگے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے
واسطے اسکے رزق نیک اے بیبیو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کی عورتون
سے اگر ڈرو پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھہ بات کہنے کے پس طمع کرین کے
وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھی اور ٹھیری رہو بیچ گھرون
اپنے کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکھو تم نماز
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوا اسکے نہین کہ
چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکھے تم کو
پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھرون اپنے کے
آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جسوقت اُن ایات کو تہوڑا
سا خیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک
جملہ علیحدہ ہے جیسے ایک قسم کی اجناس مین غیر جنس اُسکی رکھہ دیجاے کیون کہ
نفس الامر مین کچھہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتونسے نہین متصور ہو سکتی
کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

Presented by Ziaraat.Com

طرف ازواج معظمہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکے جسمین سب
ضمایر مذکر ہین اور اُسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور
کارہائے گناہ کا اُنسے اور اُسپر دو چند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بد باتون سے
اور خاص اُسکی پہلی کی آیت مین جسطرح انشا یعنی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اُسکے ہے اور اُسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا یجانی ہر قسم کی
کتنا ہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی بیچ مین بقصور نکر دو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہاتا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چسپان ہین

یعنی واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن
اے عزیز جسکو دیدہ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت
ایزدمنان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہو اور
ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہو سکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی
اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب معتبرہ کی احادیث متکاثرہ ومتواترہ صاف بے کہسہ
بغیر کسی اشتباہ کے فریقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن
اور انکار اور شک شبہہ کے نہین ہو سکتی جنسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکا بی شبہ ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جسے معصوم ہین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث مترقومۃ المضمار
الیسان دیکھو اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سبطح کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہو پھر کسی جاہل یا عالم متبلائے وساوس کو دھوکے مین
نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائی مین کہ مفسر جلیل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کی ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جسوقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللھم ھولاء اھلبیتی
عترتی واطائب ذریتی من لحمی ودمی الیک لا الی النار اذھب عنھم الرجس و
طھرھم تطھیرا یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھ تو انکو طاہر رکھنا سوم المومنین
ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معھم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے
فرمایا انک الی خیر وانت من خیر ازواجی یعنی تو او پر نیکی کے ہے اور تو بہتر ہے
بیبیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحبابین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھہ کر لکھتے ہین کہ بتحقیق تمام
ثابت ہے کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے
انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر گرامی موثقہ سنت جماعت
سے لکھتے ہین کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے خمسۃ منا معصومون

انا وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ یعنی پانچ ہم معصوم ہین میں اور علیؑ اور فاطمہؑ
اور حسنؑ اور حسینؑ - مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبغ عن ابن
عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسینؑ
مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سنا
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو
شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین - واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ
باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت
حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے - طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرح کی
مجال چون وچرا اور لیت ولعل اور احتمال دلایل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی تہین
رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کے
شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلا تفسیر نجاری سے تفسیر آیہ مباہلہ
مین لکہا ہے اُس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لیئے بعینہ لکہی
جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ کلیم مخطط بر سر
گرفت وزیر آن بنشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ
فارغ شد جبرئیل بیامد وگفت یا محمدؐ انانکہ با تو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر
ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز وگرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد
وبر سر مصطفیٰ دو جعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ
بگذاشتہ وہر کردہ پس مصطفیٰ بر سر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دعا بعد کرد

وفرمود این سر بشما سپرده گردانیدم و بر اولاد شما کرد فاطمہ اند پس جبریل بیامد و گفت یا محمد من
نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری دادہ اکنون گمارہ
حسن و حسین را بمن بنیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرما و بر سر من جبرئیل را فرستادہ ام
تا ای علی مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرد لیت الہی بجزئہ خمسہ ان الذین سادسہم
جبرئیل یعنی یا خداست حرمت پانچ کے تحقیق کہ چھٹا ان کا جبرئیل ہے پس مصطفے بر سر جبرئیل
سجدہ کردہ مرا شفیع تم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہانم تن تنہی و دختر و داماد
و دو گزیدہ پسر محمد است و علی فاطمہ حسین حسن اور منشور کے معنی ہین نامہ کشادہ اور دو سجد
یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکوٰۃ مصابیح مین ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ مین آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تھے جیسا
کہ سادات اب گیسو گوندہتی ہین اور دو گیسو کی جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرکنے اپنے
رسالہ مین لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردنسے دو انگشت نیچے تھے اور گیسو مین تین
پیچ اور نیچے اسکے مہر تھی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تھے رسالہ
احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکھے تو مکروہ و فریب عادہ ہوتا ہے چنانچہ
احمد غزالی یہی لکھکر سوائے سادات کے مکروہ لکھتا ہے تاریخ منتشر ابو القاسم مین ہے کہ آنحضرت
نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علی بغیر تمہارے فرزند ونکے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو منشور
روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بھی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہماری
پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تھیں قصہ اس بات
کا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریس بیمار
ہوئے سو جبرئیل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کھجورین حضرت

Presented by Ziaraat.Com

اور لیس کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھالیوین تو صحت ہوجاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت ادریس نے کھجورین کھالین اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کے اُسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدہ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تھین کہے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دوجہان اور
اُن کے فرزندونکو دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاؤ الدین سنامی مین تفسیر آیہ لاتجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین عجیب لطیفہ لکہا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ کرو انو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیان اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت مین مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہین ہے کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگونسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کہ بانوی عصمت یعنی جناب سیدہ دوجہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکر پکارون آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم یہ ستو یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات بین کتب احادیث صحاح سے اشارالتنزیل ہوگا کہ قطع نظر چچیرے بھائی ہونیکے اپنا بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی بنے اور احدیت نور سے ظاہر ہوا قریب بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں اور اولاد اُن کی آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب دہ باب فتح شہاب الدین دولت آبادی ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہیں پاک اور پاکزادہ اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور یہی شیخ مذکور باستناد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق میں بھی تیسری حدیث جو ستر ہیں باب میں ہے اُس میں بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا۔ میں سید ہون اولاد آدم کا اور فاطمہؑ سیدہ ہیں تمام عورتون کی اور حسنؑ اور حسینؑ سید ہیں جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہیں اور ماں باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم میں بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا میں سردار ہون اولاد آدم کا اور علیؑ بمنزلہ میرے ہے اور فرمایا علیؑ سردار عرب اور عجم کا اور الاعلی تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث صحیحہ ہیں جن سے پانچون تنون کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد اور مساوی ہے تفصیل اُنکی تشریح میں ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاءاللہ بیان ہوگی الحاصل کہ حقیقت میں قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا نہیں ہوسکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سے آنحضرت کہنے کہ بصیغہ جمع ہے کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
بذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لا یقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے
کب کسی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناتا نسبت قربت رکھو آنحضرت سے اور
نفس اللامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکر شمول کسی اور کا سوا ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر و باطن
طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان نوری جسمون کے سنائی جاوے
جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین
بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سد الابواب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون نہ شامل ہوتا
یا مباہلہ مین ساتھہ دیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑہتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اسکا
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے بتشریح ظاہر ہوگا کہ جو قوت

---

[1] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تطہیر پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی بندہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہین کے ساتھ لینے کا
یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت بنوت اور اہلبیت میری۔

[2] حاشیہ حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اَنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود مین ارشاد کیا یہی نوری جسم ہین۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان سے آنحضرت نے امت کو بھی آل و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہین جنکے لئے صاف و بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہین یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور متحتم تہا کہ آن کے لئے تا روز قیامت اہلی فرمایا اور اُن کے غضب کو غضب خدا و رسول اور اُنکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم دہ باب مین بیچ ذکر القاب اِن سادات دین و دنیا کے لکھتے ہین۔ سوال الیشان را پاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالے پاکی الیشان را در نص بیان فرمودہ و ہو قولہ تعہ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ الیشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

غیر از علی کہ لایق ہمسری بود ✤ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم انبیا

فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ✤ دست من است و دامن معصوم مرتضا

اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

کالشمس فی وسط النہار ظاہر و باہر ہے اس حالت میں جو شخص مدعی اسلام
انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص
عطائے حضرت رب العزت میں کچھ شک کرے تو نفس الامر میں کیا شیعہ
کیا سنی کسی کے ہاں دائرہ اسلام میں داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت
مخالفت ہے قرآن اور حدیث سے۔ من ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ اے عزیزو
اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن چونکہ
للطوالۃ اور ہم بسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہ ختم
کی گئی۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَقَوِّمْنَا لِلْحَاھِلِیْنَ

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکل قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم بہ رسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات
جناب فاضل اجل وعالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی
اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی بتصحیح تمام
حسب فرمایش مومنین باتمکین سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں چھپکر شائع و
ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا
فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ
اور مضامین مندرجہ پر عمل
کرنے کی توفیق ارزانی
فرمائے